صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ یکم ستمبر 2003ء بمطابق 3 رجب 1424 ہجری صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْغِى رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَo وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ ٱلْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ ٱلْعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

(ترجمہ) کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کا جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تا کہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش ہے بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز آور۔ سوال نمبر 95 جناب فرید خان صاحب۔

* 95 _ جناب فرید خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چترال کی ایک تنظیم نے اپنی مدد آپ کے تحت دیر اور چترال کو ملانے کیلئے دیر دوبندو، دومیل چترال روڈ کی تعمیر شروع کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ چترال کا سردیوں میں سال کے چھ مہینے باقی ملک سے رابطہ منقطع رہتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ دیر دوبندو، ڈومیل چترال روڈ کے درمیان صرف 8 کلو میٹر روڈ اگر تعمیر کی جائے تو اس روڈ سے دیر اور چترال کو ملایا جاسکتا ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ NHA نے مذکورہ روڈ کو Feasible قرار دیا ہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟۔

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ نے پڑھا): (الف) ہاں مگر روڈ پر پچھلے دو سالوں سے کام بند ہے۔

(ب) جی ہاں تقریباً 4 مہینے رابطہ منقطع رہتا ہے۔

(ج) دیر کو بذریعہ دوبندو، ڈومیل چترال سے ملانے کیلئے تقریباً 40 کلو میٹر روڈ کی تعمیر کی ضرورت ہوگی جو کہ 12500 فٹ کی بلندی سے وادی ڈومیل چترال میں داخل ہوگی جبکہ لواری پاس روڈ کی انتہائی اونچائی 10500 فٹ ہے۔

(د) نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے FWO کے ذریعے مذکورہ سڑک کی Feasibility پچھلے سال سے شروع کی ہے جس پر کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا ہے۔

(ہ) چونکہ مرکزی حکومت لواری ٹنل پر کام شروع کر رہی ہے اس لئے صوبائی حکومت میں مذکورہ منصوبے کو قابل عمل بنانے کیلئے کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

جناب سپیکر: ہاں، Supplementary ہے؟

جناب فرید خان: میرا "جز"(ج) کے حوالے سے ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ اس کے جواب میں انہوں نے کہاہے کہ چالیس کلو میٹر روڈ کی تعمیر کی ضرورت ہے۔ دیر سے چترال تک ایک دوسری سڑک ہے جو انتہائی مختصر ہے اور انتہائی مفید اور کار آمد ہے لیکن یہ جواب غلط ہے کیونکہ چالیس کلو میٹر میں سے بتیس کلو میٹر سڑک تعمیر ہو چکی ہے اور اس پر کروڑوں روپے حکومت کا خرچہ آیا ہے اور یہ ایک کافی معیاری سڑک ہے۔ بہت ہی معیاری سڑک بنی ہے۔ صرف آٹھ کلو میٹر باقی سڑک اگر تعمیر ہو جائے تو چترال کو ایک دوسرا متبادل راستہ بھی مہیا ہو سکتا ہے اگرچہ حکومت نے لواری ٹنل پہ کام شرع کیا ہے اور وہ بہت ضروری ہے لیکن چترال پورے پاکستان میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر، مختصر آٹھ کلو میٹر باقی ہے؟

جناب فرید خان: آٹھ کلو میٹر باقی ہے۔ یہ بہت اہم ضلع ہے، لہذا دو سڑکیں اگر چترال کو جائیں تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں اور بتیس کلو میٹر سڑک پر کروڑوں روپے کا خرچ ہو چکا ہے تو آٹھ کلو میٹر اگر تعمیر ہو جائے۔ انہوں نے اس کے جز "ہ" میں جواب دیا ہے کہ "صوبائی حکومت میں مذکورہ منصوبے کو قابل عمل بنانے کیلئے کوئی تجویز زیر غور نہیں" یہ بتیس کلو میٹر کا راستہ جو بنا ہے، اس پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں اور وہ ویسے ہی ضائع ہو جائیں گے۔ صرف آٹھ کلو میٹر اگر مزید روڈ تعمیر ہو جائے تو یہ بہت بہتر ہو گا اور چترال کو ایک دوسرا راستہ بھی مل جائے گا جو کہ ٹورازم کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 12,500 فٹ کی بلندی تک وہ روڈ بڑے محفوظ طریقے سے جائے گی تو یہ بہت اہم سڑک ہے۔

جناب سپیکر: جی! جی!

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): ایک سپلیمنٹری سوال ہے سر۔

جناب سپیکر: اچھا۔

قائد حزب اختلاف: چترال کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: چترال کے معزز ممبر Already۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: یہ جناب پورے صوبے کی بات ہے۔

جناب سپیکر: اچھا! اچھا جی۔

قائد حزب اختلاف: یہ پورے صوبے کی بات ہے۔ اس سوال کا جو حصہ (الف) ہے اس کے جواب میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ 'جی ہاں' روڈ پر پچھلے دو سالوں سے کام بند ہے۔ کیا محکمہ یہ بتا سکے گا کہ دو سالوں سے اس پہ کام کیوں بند ہے؟

جناب سپیکر: جی،Very good۔

مولانا جہانگیر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، مولانا صاحب۔ مولانا جہانگیر صاحب۔

مولانا جہانگیر خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب فرید خان صاحب کا سوال ہے، یہ صحیح ہے کہ لواری ٹنل کے بننے تک، لیکن چترال کا مستقل راستہ جو ہے وہ لواری ٹنل ہے اور یہ اسکا متبادل نہیں ہو سکتا لیکن ٹنل کے تیار ہونے تک یہ ہو سکے تو بہتر رہے گا۔

قائد حزب اختلاف: سر! میرے سوال کا جواب نہیں ملا کہ دو سالوں سے کام کیوں بند ہے؟

جناب سپیکر: وہ دے رہے ہیں نا۔ میرے خیال میں، آپ جلدی نہ کریں۔ پہلی مرتبہ آپ نے انتہائی معقول اور Relevant سوال کیا ہے۔ (تالیاں) جی، سراج الحق صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے پہلی دفعہ ایسا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں شہزادہ گستاسپ کے سوال کا، جس کو آپ نے معقول قرار دیا ہے، میں بھی چاہونگا کہ معقول سوال کا ضرور جواب دیا جائے۔ لواری پہ مسلسل کام جاری رہتا ہے اور ہر سیشن میں برفباری کے بعد راستے کو کھولنا، صاف کرنا وغیرہ، اس میں محکمے مصروف ہوتے ہیں۔ باقی جس سڑک کا تذکرہ فرید خان صاحب نے کیا ہے، اس کا جواب تو وہاں کے جو مقامی ایم پی اے ہیں، مولانا جہانگیر خان صاحب، انہوں نے دے دیا ہے۔ جناب! اس روڈ کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اور چترال کی طرف کے کچھ لوگوں نے جو اس سڑک کے قریب تھے، خود اپنی مدد آپ کی بنیاد پہ کوئی سات آٹھ کلومیٹر روڈ تعمیر کیا تھا اور ان کا خیال تھا کہ اس وادی پہ چونکہ برف کم پڑتی ہے، اس لئے یہ روڈ زیادہ Feasible ہوگا اور جس طرح یہ پچیس کلومیٹر کا ذکر کر رہے ہیں، فرید خان

صاحب تو یہ روڈ بنیادی طور پر اس علاقے کے لئے بنا ہے، جس علاقے میں یہ روڈ ہے اور اس سے ایک بہت بڑی Valley اور ایک بڑا علاقہ مستفید ہو رہا ہے۔ لیکن اس مسئلے کو مستقل حل کرنے کیلئے وہاں اسی طرح کی ایک ٹنل کی ضرورت ہے جس طرح کی ٹنل کوہاٹ میں بنی ہے اور ٹنل کے علاوہ کوئی اور راستہ یا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ تو ہر اجلاس میں جب ہم مرکز جاتے ہیں تو دوسرے ایشوز کے علاوہ ہم لواری ٹنل پر بھی بات کرتے ہیں اور اس سال مرکزی بجٹ میں اس کے لئے خاصا Allocation ہوا ہے اور ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ایک وقت ایسا آجائے کہ جہانگیر خان صاحب اور جو دوسرے ایم پی ایز ہیں، وہ لواری سر کرنے کی بجائے لواری ٹنل سے اپنے گھر جائیں۔ ان شاءاللہ یہ آرزو ایک دن پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: شہزادہ گستاسپ صاحب کے سوال کا جواب نہیں آیا کہ دو سال سے کام کیوں بند ہے، دو سال سے؟

سینیئر وزیر: میں نے عرض کیا ہے کہ اس پر تو ہر وقت کام جاری رہتا ہے، جو لواری کی بڑی سڑک ہے اس پہ تو۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف:: سر! محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ دو سال سے کام بند ہے۔ محکمے کا جواب یہ ہے۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! وہ سڑک جو لوگوں نے خود شروع کی تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنی مدد آپ کے تحت؟

وزیر خزانہ: جی ہاں، اس طرف سے، دیر والوں نے، درمیان میں پھر بڑے بڑے پتھر اور خاصا سخت پہاڑ آگیا جس کی وجہ سے وہ کام بند ہوا لیکن ٹنل پہ کام چونکہ ہو رہا ہے تو اس لئے اسی پہ اکتفا کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Next، سوال نمبر 100، جناب پیر محمد خان، (Absent)۔ سوال نمبر 162 جناب شاہ راز خان۔

* 162 _ جناب شاہ راز خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سوات رانیزئی میں دس عدد ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ٹیوب ویلوں پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت ان ٹیوب ویلوں کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جناب والا! تحصیل رانیزئی میں صرف آٹھ عدد ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ واٹر سپلائی سکیم تھانہ۔ فیز 111 لاگت -/82,67,000 (1995.96)

2۔ واٹر سپلائی تنگی لاگت -/40,36,000(98-1997)

3۔ واٹر سپلائی سکیم سیلئ لاگت -/30,03,000(98-1997)

4۔ دو عدد ٹیوب ویلز واٹر سپلائی سکیمز بٹ خیلہ فیز۔11

5۔ ایک عدد ٹیوب ویل واٹر سپلائی سکیم ظلم کوٹ

6۔ ایک عدد ٹیوب ویل واٹر سپلائی سکیم جلال کوٹ۔

7۔ ایک عدد ٹیوب ویل ایبزر گے آگرہ۔

درج بالا سکیمز سیریل نمبر 1 تا 3 بالکل مکمل ہو چکے ہیں مگر ویلیج کمیونٹی لینے پر رضامند نہیں ہے جس کی وجہ سے ابھی تک بند پڑے ہیں۔ سیریل نمبر 4 تا 7 (پانچ عدد ٹیوب ویلز) محمد شعیب خان ایم پی اے کی وساطت سے اے ڈی پی سکیم کے ذریعے منظور ہوئے تھے لیکن ان ٹیوب ویلز کی کھدائی مکمل ہونے کے بعد اگلے سال اس کی تکمیل ہوئی تھی لیکن اسمبلیاں ٹوٹنے کی وجہ سے یہ ٹیوب ویلز اگلے سال اے ڈی پی میں شامل نہیں کئے گئے۔

(1) جی ہاں ٹیوب ویلز کی ڈرلنگ پر حکومت کا خرچہ ہوا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

(2) دو عدد ٹیوب ویلز بٹ خیلہ فیز 11 پر لاگت -/4,00,000 روپے

(3) ایک عدد ٹیوب ویل جلال کوٹ پر لاگت -/2.23,000 روپے

(4) ایک عدد ٹیوب ویل ظلم کوٹ پر لاگت -/3,66,000 روپے

(5) ایک عدد ٹیوب ویل ایبزر کے اگرہ پر لاگت -/2,10,000 روپے

(ج) مندرجہ بالا پانچ عدد ٹیوب ویلز اس وقت کے MPA ملاکنڈ کی وساطت ADP 1999-2000 میں شامل کئے گئے تھے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے طریقہ کار کے مطابق ان سکیموں کا پہلے مرحلے میں سروے اور ٹیوب ویلز کی کھدائی کیلئے علیحدہ علیحدہ سب کاسٹ اسٹیمیٹ تیار کئے گئے تھے جو منظور اسٹیمیٹ کے مطابق صرف ڈرلنگ کا کام مکمل کیا گیا۔ دوسرے مرحلے میں جب ڈیٹیل کاسٹ اسٹیمیٹ تیار کیا گیا تو اس وقت اکتوبر 1999 میں اسمبلی توڑ دی گئی جس کی وجہ سے یہ سکیمیں آئندہ سالوں میں اے ڈی پی میں شامل نہ ہو سکیں اب ان کے مکمل ہونے کی تخمینہ لاگت -/2,45,000 روپے بنتی ہیں اور سال ADP 2003-04 ڈرافٹ میں شامل تھیں لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر اے ڈی پی برائے سال 2003-04 میں منظور نہ ہو سکیں۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن ہیں؟

جناب شاہ راز خان: مطمئین خو نه یمه جی ځکه چې د وئ پکښې د غه کړی دی، دې محکمے پخپله لیکلی دی چې دا سکیمونه Draft ADP کښې شامل وو او نامعلوم وجوهاتو باندې دا لرې شوی دی۔ نو دا تهیک خبره نه ده جی ځکه چې دا خو Ongoing schemes دی، په دې باندې د حکومت خرچې شوې ده او په Draft ADP کښې دا شامل هم وو او Annual ADP کښې دا نه دی شامل شوی۔

جناب سپیکر: وائی، 'نامعلوم وجوہات' کوئی "Cogent reason" ہونی چاہئے۔"

سینئیر وزیر: ویسے جی اس پے میں نے صبح ڈیپارٹمنٹ والوں سے بات کی ہے کہ "نامعلوم وجوہات" کیا ہو سکتی ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ لفظ ہم نے ویسے ہی لکھا ہے۔ ان میں جو بنیادی تین ٹیوب ویلز ہیں وہ تو مکمل ہو چکے ہیں، صرف وعدہ یہ ہوا تھا کہ اگر کمیونٹی اس کو چلانے پر راضی ہو تو وہ چلائے جا سکتے ہیں اور باقی جو نامکمل سکیمز ہیں، وہ اے ڈی پی کے سیریل 576 نمبر میں شامل ہیں۔ اس کے لئے کچھ Allocation بھی ہوئی ہے۔ مستقبل میں اس کو چلانے کا ارادہ ہے۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! څنګه چې دا سوال دې، مخکښې هم په دې باندې فلور آف دی هاؤس Discussion شوې دې چې دا کمیونټی والا خبره ده، دا زمونږ صوبه کښې نه چلیږی او دې باندې څنګه چې دوئی پخپله لیکلی چې دا ټیوب ویلونه بند دی، اته ټیوب ویلونه هغه کښې دوئ وائی نو اته ټیوب ویلونه چې بند دی نو هغې علاقے ته تاسو پخپله لږ سوچ اوکړئی هغې علاقے ته د اوبو څومره تکلیف وی نو زما هم حکومت نه دا خواست دې چې دا چې دا کمیونټی والا خبره، دیکښې څه داسې لوکل ګورنمنټ، پکښې Involve کوئ څه Percentage هغه لوکل ګورنمنټ والا ورکوی څه حکومت ورکوی چې دا ټیوب ویلونه او چلیږی، دا خالی دې علاقې کښې پرابلم نه دې، ټوله صوبه کښې داسې پرابلم دی۔ پکار دا دی چې حکومت په دې غور اوکړی دا ټیوب ویلونه او چلیږی څنګه چې تاسو لیدل کروړونه روپئ په دې اته ټیوب ویلونو باندې لګیدلې دی او هسې بند پراته دی، نه چا ته فائده رسی او د قوم دولت هسې ضائع کیږی۔ زما به دا خواست وی د سینئر منسټر صاحب ته چې په فلور آف دی هاؤس دا مهربانی اوکړئ چې دا اووائی چې دا لوکل ګورنمنټ سره Understanding باندې، دا کمیونټی خبره، چې دا پکښې Accommodate شی او دا ټیوب ویلونه او چلیږی۔

سینئیر وزیر: سپیکر صاحب! یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور پہلے بھی اسمبلی میں اس پر بحث ہوئی ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ نے اس کے لئے کمیٹی بنائی تھی اور میں چاہوں گا کہ وہ کمیٹی اس پر Work کر کے ایک پوری رپورٹ اور جامع منصوبہ تیار کرلے جی۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب! دیکښې پرابلم دا دې جی چې یو خو دغه مسئله ده چې بشیر بلور صاحب ورته اشاره اوکړه خو دوئمه خبره دیکښې دا ده چې دا کوم درې څلور یا شپږ سکیمونه داسې دی چې دې باندې ګورنمنټ خرچې کړې ده، دې ته ئے لیکلی دی، دواړه ټیوب ویلونه چې دی، دا بټخیله فیز 2 "پر لاگت چار لاکھ روپے" دا خرچ شوې دی پرې "ایک عدد ٹیوب ویل جلال کوٹ پر لاگت دو لاکھ، تینتیس ہزار روپے" دا پرې خرچ شوی دی، "ایک عدد ٹیوب ویل ذلال کوٹ پر لاگت تین لاکھ چھیاسٹھ ہزار

روپے"دا پرې خرچ شوی دی، "ایک عدد ٹیوب ویل آگرہ دولاکھ، دس ہزار" یعنی هغه ټیوب ویلونه هم دیکښې شامل دی چې کوم چې کمیونټی ته دوئی Handover کوی او بیا کمیونټی والا د هغې Supervision کوی خو دیکښې هغه سکیمونه شامل دی چې په کوم کښې کله ډرلنګ شوې دې، بور شوې دې او هغې ته اوس هغه انفراسټرکچر جوړول غواړی چې پائپونه ورته اولګی او خلقو ته ترې اوبه ملاؤ شي. نو دا په ډرافټ اے ډی پی کښې شامل وو دا سکیمونه، او دوئ پخپله لیکلی دی دلته چې دا د نامعلوم وجوهاتو په بناء باندې لرې شوی دی نو زۀ وایم چې که د دې خبرې لږ Clarification اوشی چې دا دوئ دلته مونږ ته په فلور باندې یقین دهانی راکړی چې دا چونکه د حکومت د پیسو ضیاع ده، علاقې ته د دې هیڅ فائده نه ملاؤیږی. چې پیسې پرې خرچ شوې او د هغې څه فائده ملاؤ نه شوه نو دا خو الټا نقصان دې جی. نو که دغه سکیمونه دوئ، دا هغه Ongoing سکیمونه دی چې د دې، مهربانی اوشی او د دې د پاره Allocation اوشی چې دا سکیمونه مکمل شي.

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب.

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، افتخار احمد خان جھگڑا صاحب.

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: په دې ضمن کښې جی یو شے زۀ د حکومت نوټس ته راولم صرف هلته نه، زمونږه په ټولو علاقو کښې دا مسئله ده څومره چې د Community based دی یا د څښکلو په اوبو کښې دی یا په ایریګیشن کښې، په دیکښې مسلسل سره د دې، چې د ډیرو ټیوب ویلونو بجلی کټ ده، میټرے هم تلے دی، ټرانسفارمرے ئے هم تلے دی واپډا ورپسے هره میاشت یو لاکھ، دوه لاکھه، درے لاکھه بل اچوی چونکه ورکولو والا څوک شته دې نه، کیږی به څه؟ چې په آخره کښې په جون کښې د صوبه سرحد نه په کروړونو روپو----

جناب سپیکر: At source کټوتی اوکړی.

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: یعنی ټیوب ویلے هم نه استعمالیږی خلقو ته ئے هم څه فائده نه ملاویږی او د حکومت نه هم پیسې کټ شي.

جناب سپیکر: هسې مسئله ډیره Serious ده زما په خیال۔۔۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: دا خو د یو فوری نوعیت مسئله ده۔ زما په خیال چې کومه پیسه هغوې کښ کوی نو که دغه پیسه دلته کښې حکومت اولګوی زما خیال دې چې چا ته به او به هم ملاؤے شی او څه فائده به ئے هم اورسی صوبے ته۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال افتخار احمد خان جھګړا صاحب، چې کوم طرف ته توجه دایوان را اوګرځوله، دا انتهائی اهمه مسئله ده ځکه چې په پی اے سی کښې هم دا خبره بار بار راغلے وه چې یعنی واپډا، دا زمونږ نه At source کښ کوی دایریګیشن په باره کښې، د پبلک هیلتھ انجنیئرنګ په باره کښې او که پیسې داخلې کړی نو په کلونو باندې یعنی مطلب دا دې چې هغه Energization نه کوی نو زه حکومت ته دا وایم چې دا په Top priority په خپله ایجنډا کښې شامله کړی او مطلب دا دې چې دا مسئله حل کړی۔

جناب شاه راز خان: زما مسئله حل نه شوه سپیکر صاحب! د صوبې مسئله خو حل شوه دا تاسو چې کوم رولنګ ورکړو خو دا کوم Ongoing سیکمونه چې دی ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال شاه راز خان! شاه راز خان ته د صوبه نه بهر نه ئے، د صوبې نه بهر نه ئے۔

جناب شاه راز خان: هغه د مسئلې دویم طرف دې کنه جی چې کوم کمیونټی ته ټیوب ویل حوالې کول دی، هغه د مئسلې دویم طرف دې یو طرف د مسئلې زما دا دې چې هلته کښې پیسې لګیدلې دی په ټیوب ویلونو باندې۔

جناب سپیکر: جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔ خو د صوبې نه بهر نه ئے، په صوبه کښې د ننه ئے۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر صاحب! شاہ راز خان کی ٹیوب ویلوں کے متعلق جو بات ہے کہ ان پر سروے اور ٹیوب ویلز کی ڈگنگ ہو چکی ہے اور بقایا کام کو ADP میں شامل نہیں کیا گیا تو دراصل معاملہ یہ ہے کہ پہلے کی اسمبلیوں میں جب ان پر کام شروع کیا تھا تو یہ 30% سے Below تھے جب حکومت ختم ہو گئی اور حکومت ختم ہونے کے بعد جب فوجی حکومت آئی تو انہوں نے یہ پالیسی بنائی

کہ جن سکیموں پر 30% سے کم خرچ ہوا ہو تو اس کو یا تو Drop کیا جائے اور یا وہ کیا جائے۔ تو اس وجہ سے ان کو Fund allot نہیں کئے گئے۔ جب ایم ایم اے کی گورنمنٹ آئی تو ایم ایم اے کی گورنمنٹ نے یہ پالیسی اپنائی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order please.

وزیر قانون: کہ اس کو Umbrella کے تحت Complete کیا جائے، اور انہوں نے Umbrella کے لئے Estimate بنایا تھا جس کی تخمیناً اطلاع دی ہوئی ہے اور ان کا جو ابھی Question ہے، یہ Fresh question بن رہا ہے کیونکہ P & D والوں نے کچھ فنی اس کی بابت وہ کئے ہوئے ہیں تو یہ Fresh question لائیں تاکہ P&D والوں سے ہم یہ پوچھیں کہ اسے کیوں Drop کیا گیا ہے؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! یہ Ongoing schemes کا مسئلہ ہے سر، اور حکومت کبھی ختم نہیں ہوتی ہے۔ حکومت تو ایک تسلسل ہوتی ہے، خواہ یہ پچھلی حکومت تھی، یہ حکومت ہے یا اس سے آگے آنے والی کوئی حکومت ہوگی، Ongoing schemes جاری وساری رہتی ہیں۔ اس میں شاہ راز خان صاحب کو مطمئن کیا جائے کہ یہ گورنمنٹ کے پیسے کا Wastage ہو رہا ہے سر۔

وزیر قانون: یہ تو سپلیمنٹری جی بنتا نہیں ہے نمبر ایک، نمبر دو بات یہ ہے کہ جب اسمبلیاں ٹوٹیں اور فوجی گورنمنٹ جب آئی، میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ جن سکیموں پر 30% لاگت، خرچہ ہوا تھا ان کو یا تو Drop کر دیا یا ختم کر دیا گیا، یہ انہی سکیموں میں آئی تھی۔ اس وجہ سے جب نئی گورنمنٹ آئی تو پھر اس کو Ongoing میں لانے کی کوشش کے لئے انہوں نے ایک Umbrella scheme پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں تو 30%، 30% جو کام ہوا چاہیئے ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ Detail ہونی چاہیئے کہ بھائی، یہ Source Develop ہوا تھا یا کیا ہوا تھا؟ آیا Source کے ساتھ کیا ہوگا اور اس کے لئے مزید پلاننگ ہونی چاہیئے یا نہیں؟

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! په دیکښې یوه خبره بله هم ده جې دوئ پخپله دا وائی چې "ان کے مکمل ہونے کا تخمینہ چوبیس لاکھ" خومره زره چې تا سو اووئیل پیسې دی دا، اور سال 2003-04 کے Draft ADP میں شامل تھیں لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر

ADP برائے سال 2003-04 میں منظور نہ ہو سکی"۔ نو مطلب دا دے چې دا پیسې ضائع شوې؟ نو دا تپوس کوؤ چې دا "کیوں؟ کونسی وجوہات کی بناء پر یہ ADP میں شامل نہ ہو سکی؟"

جناب سپیکر: یہ تو میرے خیال میں سینیئر منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ۔۔۔۔

وزیر قانون: یہ P&D کے متعلق سوال بنتا ہے کہ انہوں نے کیوں Drop کی ہیں؟ وہ Fresh question لائیں اس کے بارے میں۔

جناب شاہ راز خان: تو میں تو یہ کہہ رہا ہوں جی۔

میاں نثار گل: دا سوال جی ډیر اهم دې۔ د دې متعلق ظفر اعظم صاحب چې کوم جواب ورکړلو، دا ټولے صوبې مسئله ده۔ ډیر ټیوب ویلونه دی چې هغه Complete شوی دی۔

جناب سپیکر: په دې باندې خو کمیټی جوړه شوې ده۔

میاں نثار گل: نه نه جی، یو عرض کوم جی یوه خبره کوم، دا Umbrella۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! په دې باندې کمیټی جوړه شوې ده۔

میاں نثار گل: په Umbrella کښې جی چونتیس لاکھ روپئے دی په ADP کښې، او دا تقریباً د کروړونو پراجیکټ دې نو په Umbrella کښې به څنګه Complete کیږی په چونتیس لاکھ روپو باندې؟ نو زه دې ایوان ته دا سوال کوم چې دا کوم ټیوب ویلونه چې Complete شوی دی، پکار ده چې هغې ته فنډز زیات کړی چې دا Complete شی۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔ نیکسٹ سوال نمبر 248 جناب زر گل خان صاحب۔ زما دا خیال وو چې زر گل خان صاحب نشته۔۔۔۔

* 248 _ ۔جناب زر گل خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام 03-2002 کے سیریل نمبر 177 پر خانانو ڈھیری تا سلیمانے اور ڈڈم مانسہرہ روڈ کی تعمیر کے لئے 10 ملین روپے مختص کئے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ منصوبے کی سروے رپورٹ محکمہ ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ نے محکمہ ورکس اینڈ سروسز ضلع بونیر کو مکمل کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے؛

(ج) اگر(الف)اور(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو بتایا جائے:

(i) آیا یہ رپورٹ محکمہ ورکس اینڈ سروسز ضلع مانسہرہ کی ذمہ داری نہ تھی؛

(ii) مذکورہ منصوبے پر محکمہ ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ نے تاحال کیاکارروائی کی ہے نیز مذکورہ منصوبے کے آغاز کے لئے فنڈز کب تک جاری کردیئے جائیں گے تاکہ کام کا آغاز کیا جاسکے؟

سینئیر وزیر: (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔مذکورہ روڈ دو ضلعوں یعنی مانسہرہ اور بونیر کے حدود سے گزرتی ہے لیکن سروے رپورٹ محکمہ ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ نے تیار کی ہے۔

(ج) (i) جناب والا جز(ب)کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔رپورٹ محکمہ ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ نے تیار کی ہے۔

(ii) PDWP سے PC-1 کی منظوری ہو چکی ہے۔ٹینڈرز مذکورہ ڈپٹی ڈائریکٹر ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ دس یا پندرہ دنوں کے اندر اندر جاری کریں گے۔

جناب زر گل خان: شکریه جناب سپیکر ـNot pressed په دې باندې مطمئن يم جي۔

جناب جمشید خان: په دې باندې زما يو ضمنی سوال دې۔

Mr. Speaker: Thank you. Not pressed.

جناب جمشید خان: جناب! زما په دې يو ضمنی سوال دې۔

جناب سپیکر: هغه پيش نه کړو نو۔

جناب جمشید خان: نه نه خير دې۔

جناب سپیکر: پيش ئے نه کړو۔

جناب جمشید خان: که ماته پرے موقع را کړئی نو ډيره ضروری خبره ده۔

جناب سپیکر: نو چې پیش کړے ئے وے نو بیا به د هاؤس پرا پرتی وه کنه۔جی سوال نمبر 258 جناب امیر رحمان صاحب۔

* 258 _ جناب امیر رحمان: کیاوزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بمقام نارنجی ضلع صوابی جون 2000 میں واٹر سپلائی سکیم منظور ہوئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً 23 لاکھ 61 ہزار روپے کی لاگت سے مذکورہ سکیم جون 2001 میں مکمل کی گئی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود مذکورہ سکیم کو چالو نہیں کیا گیا ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم بند ہونے سے عوام کو سخت تکلیف کا سامنا ہے؛

(ح) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ سکیم کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینیئر وزیر: (الف) جی ہاں بمقام نارنجی ضلع صوابی جون 2000 میں PAP فیز 1 کے تحت سکیم منظور ہوئی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ سکیم تقریباً 23 لاکھ 61 ہزار روپے کی لاگت سے (Village Development Organization) دیہی ترقیاتی تنظیم کی زیر نگرانی جون 2001 میں مکمل ہوئی۔ پالیسی کے تحت VDO (دیہی ترقیاتی تنظیم) اور محکمہ کا معاہدہ ہوا تھا کہ سکیم مکمل ہونے کے بعد VDO (دیہی ترقیاتی تنظیم) اس کو چلانے اور دیکھ بھال کا ذمہ دار ہوگا۔

(ج) جی نہیں! بجلی مہیا ہونے کے بعد سکیم کو ایک مہینے تک آزمائشی طور پر چلایا گیا ہے۔

(د) جی ہاں! پانی بنیادی ضرورت ہے۔

(ح) اگر VDO (دیہی ترقیاتی تنظیم) سکیم کو Policy کے تحت چلانے، دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری قبول کرے تو محکمہ اس کو چالو کر سکتا ہے۔

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 258، الف، ب، ج۔ په دیکښې دوئی لیکلی دی چې دا منصوبه چې کومه ده دا سکیم چې کوم دې نو مونږه په آزمائشی طور باندې چلولے دې خو دا بالکل ناکامه دې او ورسره ئے لاندې بیا

لیکلی دی په دې "د"کبنې چې پانی بنیادی ضرورت ہے۔ نو چې کوم د ضرورت د پاره دا ټینکئی جوړه شوې ده نو بالکل هغه ضرورت پوره شوې نه دې او د دې سوال د جواب نه زه بالکل مطمئن نه یم او ډیر زیات خرچ په دې باندې شوې دې۔

وزیر قانون: دا په کوم ځائے کبنې دې؟

جناب امیر رحمان: دا په نارنجی کبنې د واټر سپلائی سکیم خبره د رته زه کوم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 258 دې؟

وزیر قانون: او جی زه هم دا ګورم۔

جناب امیر رحمان: 258 صحیح دې۔

جناب سپیکر: سوال نمبر258۔

جناب امیر رحمان: ته زما خیال دې چې څه په سوچ کبنې تلے ئے، منسټر صاحب په سوچ کبنې تلے دې نو زه بالکل جی د دې سوال نه مطمئن نه یم، د جواب نه او ډیر زیات تاوان په دې باندې او دا بالکل یوه ناکامه منصوبه ده او مهربانی د اوکړے شی د دې د څه دغه اوکړے شی۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: یہ کوئسچن توامیر رحمان صاحب نے پہلے بھی اٹھایا تھااور Discuss بھی ہوا تھامیرے خیال میں ہم نے ان کو یہ بھی کہا تھا کہ ،اس سکیم سے ٹرانسفار مر بھی میرے خیال میں غائب ہو چکا ہے، میں ان کو یہ تسلی دینا چاہتا ہوں اگر یہ VDO پر راضی کرلے اور وہ اپنے ہیں کیونکہ یہ صرف پروگرام ہے جی اس میں Condition ہے اس میں سٹامپ پیپر زلکھے ہوئے ہیں وہ ایگریمنٹ میں ہے۔اس میں پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، پھر موقع دوں گا نا، وہ جواب سنیں۔

وزیر قانون: اس میں SAP کے تحت انہوں نے Value بنا کر ان کے ساتھ ایگریمنٹ کیا ہوا ہے کہ Completion پر ہم اپنے ہاتھ میں لیں گے اور کمیونٹی Base پر چلائیں گے۔ سر! یہ Complete

ہوئی ہے اگر یہ VDO پر راضی کرلیں، ہمارے ایم پی اے صاحب محکمے کے ساتھ تعاون کرلیں تو ہم جو بھی خرابی، اب بھی اگر ہو تو وہ ہم نکال کر چالو حالت میں ان کو Hand over کردیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بھی اسی زمرے میں آتا ہے، پالیسی میں آتا ہے۔ Already اس پر کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

جناب امیر رحمان: نه جی سپیکر صاحب! پکار دا ده چې منسټر صاحب دې ستړې کوی۔دا دهٔ چې ماله کوم جواب راکړو دا ما درے میاشتے مخکښې په اسمبلی کښې کوئسچن راوړے وو هغه د نوی کلی سره متعلق خبره وه هغه د نوی کلی د واټر سپلائی سکیم خبره وه،دا دوئی چې کومه خبره کوی، دا اوس زما په حلقه کښې بل کلے دې نارنجے نوم ئے دې،دا په هغې کښې دا جدا سکیم دې نو منسټر صاحب ستړې هم نه ده کړے او نه ئے څه معلومات کړی دی او پاڅیدو، دې ماله جواب راکوی نو څنګه مطمئن شم د دې جواب نه؟

جناب سپیکر: نه،نه د VDO خبره ، Village Development Organization،

جناب امیر رحمان: دا درے میاشتے مخکښې زما یو سوال وو د هغې په جواب کښې،

وزیر صنعت: میں نے سٹڈی کیا ہوا ہے۔آپ آجائیں جی جز "ح" کی طرف۔اگر VDO دیہی ترقیاتی سکیم کو پالیسی کے تحت چلانے اور دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری قبول کرلیں تو محکمہ اس کو چالو کرسکتا ہے، یہ صاف ستھرا جواب ہے وہی پالیسی کی بات ہے۔

جناب سپیکر: پالیسی کی بات ہے، پالیسی یہ تو کمیٹی بنی ہوئی ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری جناب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا حکومت VDO کی پالیسی بنانے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون: سر! یہ VDO جب بن رہی تھی تو آپ میرے خیال میں چیئر پر تھے۔

عبدالاکبر خان: سپیکر کا حکومت کی پالیسی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ بجا فرما رہے ہیں۔

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): اس کے لئے کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ جو کمیٹی Recommend کرے گی اس پر عمل کیا جائے گا۔ (شور)

جناب سپیکر: ایک، ایک پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور: د دې د پاره چې کمیټي جوړه شوې ده ،دا داسې مسئله ده چې دا چې ځومره زر حل شي نو ښه ده۔

جناب سپیکر: دا زما په خپل خیال ورکس اینډ سروسز پبلک هیلتھ انجنیئرنگ هغه ----

جناب بشیر احمد بلور: دا د داسې فوری نوعیت مسئله ده چې ځومره زر اوشی نو ښه ده۔

جناب سپیکر: بس دا مسئله د Sensitive نوعیت ده مطلب دا دې چې هغه کمیټي ----

وزیر قانون: جناب یہ مسئلہ، میں ان لوگوں کے ساتھ متفق ہوں کیونکہ سارے صوبہ سرحد میں تقریباً اس کی وجہ سے ٹیوب ویلز والوں کا ہم انتظار کر رہے ہیں۔ چیف منسٹر صاحب جب بھی ---

Mr. Speaker: Chairman Standing Committee on works & Services and Public Health Engineering

سے استدعا ہے کہ وہ اس کام کو Expedite کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر، آنریبل منسٹر تھے جب یہ پالیسی بن رہی تھی۔

جناب سپیکر: Next, Next سوال نمبر 262 ملک حیات خان۔

* 262 _ جناب حیات خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹکر گنج اخگرام تا کڑ گنج روڈ 95-1994 کے ترقیاتی پروگرام میں منظور کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی 3 کلو میٹر Black Topping اور 3 کلو میٹر کشادگی کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ روڈ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینیئر وزیر: (الف) یہ درست ہے کہ اخگرام ٹکر گنج روڈ 95-1994 کے ترقیاتی پروگرام میں 13 کلو میٹر تخمینہ لاگت 21.760 ملین روپے کے لئے منظور ہوا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر پہلے 3 کلو میٹر مکمل ہو چکے ہیں اور مزید 2 کلو میٹر پر سڑک کی کٹائی اور کشادگی کا کام ہوا ہے جس پر 5.450 ملین روپے خرچ آیا ہے۔ اس سڑک پر مزید 2 کلو میٹر کٹائی کا کام محکمہ لوکل گورنمنٹ نے بھی کیا ہے۔

(ج) باقی ماندہ نامکمل سڑک کی تکمیل کے لئے PC-1 تخمینہ لاگت 32.030 ملین روپے کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 03-2002 میں سیریل نمبر 187 پر شامل کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا لیکن PDWP میں کچھ فنی وجوہات کی وجہ سے واپس کر دیا گیا۔ اس سکیم کو ADP 2003-04 کے سیریل نمبر 691 پر دوبارہ شامل کر لیا گیا ہے اور مستقبل قریب میں PDWP کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا اور منظوری کی صورت میں ان سکیموں پر کام شروع کیا جائے گا۔

جناب حیات خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سوال نمبر 262 الف، ب، ج۔ پہ دې باندې خو اوس وختی چیف انجینئر صاحب او سینئر منسٹر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: الف، ب، ج۔ مطمئن ئے۔

جناب حیات خان: هغوې خبره اوکړه خو صرف د سینئیر وزیر صاحب او د ملک ظفر اعظم صاحب او د دې نورو صوبائی اسمبلئ ممبرانو صاحبانو پر نوټس کښېږه دا خبره راوستل غواړم۔ دا ADP left over schemes

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال دې؟ یا مطمئن ئے؟ که مطمئن ئے، نه مطمئن ئے؟

جناب حیات خان: نه، سپلیمنټری کوئسچن پکښې کوؤ۔

جناب سپیکر: ښه، سپلیمنټری کوئسچن کوه۔

جناب حیات خان: آؤ جی۔ پہ دیکښې تقریباً 15، 20 پیرے ما د چیف انجینئیر او د سیکرټری ورکس اینډ سروسز دروازه ما ټکولے ده۔ اؤ هغوې له ورغلے یم۔

هغوې دا سکیمونه صرف د دې وجه نه پی اینډ ډی ته اولیږل بیا د دې وجے نه واپس شو چې دا چونکه ټلیریشت واړو ضلعو مونږ ته خپل ADP left over schemesنه دی رالیږلی نو د دې وجه یا به مونږ له ټلیریش واړه ضلعے به ADP left overسکیمونه رالیږی یا به دا سرټیفکیټ مونږ ته راکوی چې زمونږ په ضلع کښې ADP left over سکیم نشته۔ نو زمونږ سکیمونه هم د هغوې د وجے نه د پینځوؤ، شپږو ضلعو راغلی دی او د نورو ضلعو نه وو راغلی صرف د هغه نورو ضلعو د نه راتلود وجے نه زمونږ سکیمونه هم په هغې کښې پروښکال پاتے شو۔ سخکال زه بیا په هغې پسے اولګیدم چې زه آخر دغه نه شوم نو ما په دې باندې کوئسچن راؤړو۔ اوس ئے ما ته وئیلے دی چې دا مونږه بیا DWPته لیږو اؤ ان شاء الله شاملوؤ ئے۔ خو کله ئے شاملوی او دې ته Allocationخومره شویدې دا Umbrellaکوم چې ADP left over schemesدی، د ټولے صوبے د پاره خومره Allocationشویدې؟ اؤ زمونږ د ضلعے کوم څلور روډونه چې دی، چې دوه روډونه پکښې د فرید خان ایم پی اے صاحب راځی او دوه پکښې زما راځی دا به کله هغوې لیږی؟ او کله به ئے شاملوی؟

<u>جناب فرید خان:</u> ضمنی کوئسچن جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب فرید خان:</u> محترم جناب سپیکر صاحب، ضمنی کوئسچن دې په دې باندې۔

<u>جناب سپیکر:</u> فرید خان صاحب۔

<u>جناب فرید خان:</u> دا جی دوئ دا تسلیم کوی چې دا په 1994-95 کښې دا 13 کلو میټر روډ د پاره 21ملین روپے منظورے شوېدی۔ آیا چې د دې د پاره دا روپئ منظورے شویدی او بیا په دې باندې 3کلومیټر کار شویدې او دوه کلو میټر په بیا کټائی هم شویده او پانچ ملین روپئ په دې باندې خرچ شوې هم دی او بیا لوکل ګورنمنټ په دې باندې دوه کلو میټره نور پرے هم کار کړیدې او د دې نه باوجود دوئ بیا د "ج" په جواب کښې وائی چې PDWDپه دې باندې څه فنی وجوهات په بنیاد باندې دا واپس کړیدې۔ نو چې دومره څه، آیا دا کوم فنی

وجوهات وو چې د هغې په بنیاد باندې واپس شوېدې؟ د دې فنی وجوهات چې موجود وو نو په دې باندې 5ملین روپۍ د حکومت ولے خرچ شویدی؟ او په دې باندې دا پینځه کلو میټره بشمول دوه کلو میټره، اووه کلو میټره پرے ولے بیا کار شویدې؟ نو چې دومره فنی وجوهات وو ،دومره غفلت بیا کیږی چې پیسے پرے هسې ضائع کیږی، دا کوم فنی وجوهات دی؟

جناب سپیکر: پوهه شو، پوهه شو جی۔ د ملک حیات خان دا دغه دې چې د 24ضلعو نه ئے رپورټ غوښتلو، او مطلب دا دې چې هغه ضلعو اونه لیږلو نو مونږه ولے، د هغوې د نه رالیږلو په وجه مونږه ولےSufferشو۔ فرید خان وائی چې بهائی پیسے په لګیدلے دی دومره پے اولګیدلے بیا څه چل اوشو؟ ولے دا سکیم دغه شو؟

جناب سراج الحق (سینئیر وزیر): جناب سپیکر صاحب! سحر سحر مود محکمه ورکس اینډ سروسز او د ملک حیات خان میټنګ مونږه به د خپل طرف نه په ستمبر کښې د دې دا راغوښتل یقین کړو او کومه مسئله چې زوړ کال پیدا شوېده۔ دې کال به دا نه پیدا کیږی۔

جناب سپیکر: جی، نیکسٹ سوال نمبر292ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

* 292 _ ذاکر اللہ خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع چٹ پٹ/شامئی میں آب نوشی سکیم کے تحت ایک ٹیوب ویل کئی سال پہلے تعمیر کیا گیا ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال مذکورہ ٹیوب ویل چالو نہیں کیا گیا ہے نیز مذکورہ علاقے کے عوام کو پینے کے پانی کا مسئلہ درپیش ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت عوام کو پانی کی فراہمی کے لئے کب تک مذکورہ ٹیوب ویل کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئیر وزیر: (الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ موضع چٹ پٹ میں ایک ٹیوب ویل کئی سال پہلے تعمیر کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں

(ج) یہ سکیم 99-1998 اور 2000-1999 کی اے ڈی پی میں شامل تھی اس سکیم کو 2001-2000 میں اے ڈی پی سے نکال دیا گیا کیونکہ اس وقت کی پالیسی کے مطابق سکیموں کو ترجیحات کے زمرہ میں اے ڈی پی میں شامل کیا گیا تھا اور اس سکیم کو ترجیح نہیں دی گئی اس وجہ سے اے ڈی پی میں شامل نہیں ہو سکا۔

جناب ذاکر اللہ خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 292 الف، ب، ج، دا چټ پټ او د شاملئ د کلی کوم اوسیدونکی چې دی نو هغوې ته د اوبو د څښکلو ډیره غټه مسئله ده۔ په 98ء کښې دا سکیم منظور شوې وو په 1998 کښې او دا سکیم شوې دې اؤ ټیوب ویل په دیکښې جوړ شوې دې او په دې سکیم کښې بیا ټرانسفارمر او د بجلئ سپلائی هم شوی ده۔ په دیکښې پائپونه پاتی دی، ټینکی پکښې پاتے ده او د 98ء نه تر اوسه پورے دا خلق د دې تکلیف سره مخا مخ دی هلته کښې په خرو باندې د ډیر لرے لرے ځایونو نه اوبه راوړی او هغه مضر صحت اوبه څښکئ۔ ضلع دیر کښې صرف دوه سکیمونه دی او دا چټ پټ او شاملئ او یو زما خیال دې د سینئر منسټر صاحب یو سکیم دې۔ عارف کلے، دا دوه دی چې دا راځی دلته او دوئ ئے د اے ډی پی نه اوباسی او بیا واپس دغه شان بغیر پیسو نه ځی نو زما ریکویسټ دې، خبرې خو پرے ډیرے اوشوې-----

جناب سپیکر: که هغه خپل ترے اوباسی خو دا ستا پکښې ورکول پکار دی۔

جناب ذاکر اللہ خان: دا خصوصی کومه کمیټی چې جوړه شوی ده نو دا کوئسچن ورته هم ریفر کړئی چې په دې باندې غور و خوض اوشی، چې دا ولے پیسے پرے ضائع شوی دی او تر اوسه پورے Complete کیږی نه۔

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

سینئیر وزیر: جناب سپیکر صاحب، دا کیس چې کوم دوئ خبره اوکړه۔ دا بالکل صحیح ده او په زوړ اے ډی پی کښې دا ویستلے شوې وو او اوس Umbrella scheme تحت دا دوباره شاملیږی او دې د پاره ایلوکیشن هم شوېدې۔ په

دیکبنې دا شاه راز صاحب او دا ټول به یو شان په Umbrella schemes کبنې به به شاملیږی ان شاء الله۔

جناب سپیکر: نیکسٹ سوال نمبر 294 جناب عبدالاکبر خان صاحب مطمئن دې۔

* 294 _ جناب عبدالاکبر خان: کیاوزیرورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان کے لئے ضلعی بجٹ برائے سال 2002-2003 میں ایم اینڈ آر (سڑکوں اور بلڈنگ) کے لئے رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

I۔ مذکورہ بجٹ میں ایم اینڈ آر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کیا سکیموں کی منظوری کے لئے قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں۔

Ii۔ مذکورہ رقم سے جتنی سکیمیں منظور یا مکمل کی گئی ہیں ان کی تفصیل بمعہ سکیم کے نام اور ہر یونین کونسل کے نام کے ساتھ بتائی جائے۔

سینئیر وزیر: (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑکوں اور سرکاری بلڈنگ کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے درجہ ذیل ہے۔

(1) بلڈنگ کے لئے 5.000 ملین۔

(2) روڈاور بریجز کے لئے۔ 5.000 ملین۔

(1) بلڈنگ میں ابھی تک 4.750 ملین روپے موصول ہوئے ہیں۔

(2) روڈ میں 4.322 ملین روپے موصول ہوئے ہیں۔

جی ہاں ان کے قانونی تقاضے پورے ہوئے ہیں۔

مذکورہ رقم سے جو سکیمیں مکمل ہوئیں اس کی تفصیل درجہ ذیل ہیں۔

روڈز

1۔ کنال روڈ ٹو ایگریکلچر افس روڈ -/293000

2۔ ریپر آف اپروچ روڈ گوجر گڑھی شکر مورہ روڈ -/129000

3۔ ریپر آف کلورٹ اودیوار نواں کلے رستم۔ -/104000

4۔اشتہار چارجز	8000/-
5۔ریٹننگ وال کس کورونہ پل	175000/-
6۔پریمکس کارپٹ مال روڈ ٹو کس کورنہ۔	132000/-
7۔2.44 میٹر کلورٹ بانو بانڈہ۔	228000/-
8۔کاٹلنگ جنگریز کلے۔	216000/-
9۔4.72 میٹر ہائی وال دھندیالنک روڈ۔	25000/-
10۔فیچ ریپر کینٹ ایریامال روڈ۔	44000/-
11۔نواں کلے برج طوروچوک پریمکس	197000/-
12۔ریکنڈیشننگ مردان کاٹلنگ روڈ۔	247000/-
13۔مردان نستہ روڈ۔	149000/-
14۔فیچ ریپیر طوروچوک شمسی روڈ	200000/-
15۔فیچ ریپیر کاٹلنگ جمال گڑھی روڈ۔	215000/-
16۔سٹیڈیم ٹو کس کورونہ برج،۔	198000/-
17۔پیرانو ڈاگ ٹو حجرہ عبدالعزیز۔	98000/-
18۔صوابی ٹو محب بانڈہ۔	141000/-
19۔نصیر کلے روڈ۔	148000/-
20۔فیچ ریپیر فاطمہ روڈ۔	149000/-
21۔صوابی ٹو ڈاگی روڈ۔	149000/-
22۔ریکنڈیشننگ آف روڈ شہباز گڑھی ٹو ایچ ایس گڑھی دولت زئی۔	250000/-
23۔ریپیر جمال گڑھی کاٹلنگ روڈ۔	163000/-
24۔پروٹیکشن وال پیر گڑھی روڈ۔	148000/-
25۔ریپیر شیر گڑھ لوند خوڑ روڈ۔	201000/-

26۔ری ہیبلیٹیشن آف سواڑیان روڈ۔ 199000/-

27۔ طوروشامت پورروڈ۔ 99000/-

28۔ ٹول اینڈ پلانٹ پاؤر روڈ گینگ۔ 15000/-

ٹوٹل۔ 4320000/-

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مطمئن ئے۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جی مطمئن نه یم، دا خو لویه لانجه ده۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 294، الف، ب۔ جناب سپیکر! مونږه چې دا سوال ورکوؤ نو مونږه د ډیر زیات سوچ نه پس دا سوال ورکوؤ او څه نه څه انفارمیشن مونږه سره پخپله هم وی۔ تاسو به زما ددې سوال په دویم جز کښې اوګورئی۔ په دیکښې ما تپوس کړے دې چې "مذکورہ رقم سے جتنی سکیمیں منظور یا مکمل کی گئی ہیں ان کی تفصیل بمعہ سکیم کا نام اور ہر یونین کونسل کے نام کے ساتھ بتائی جائے۔ بره چې دوئی لیکئی چې "بلڈنگ کے لئے پچاس لاکھ روپے مختص تھے اور روڈز اور برجز کے لئے بھی پچاس لاکھ روپے مختص تھے۔ بلڈنگ پر 47 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں اور روڈز پر 32 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اور قانونی تقاضے پورے کئے گئے۔ جناب سپیکر! زما Simpleغوندېسپلیمنټری کوئسچن دې چې دې کومے قانونی تقاضے دی هغه پوره شوی دی، یو، دویم نمبر زما د سوال جواب نامکمل دې دا ولے نامکمل دې؟

جناب سپیکر: د یونین کونسل تفصیل پکښې نشته۔

جناب عبدالاکبر خان: یونین کونسل نوم پکښې نشته او د بلډنګ د پاره چې کومے پچاس لاکھ یا 47 لاکھ روپے خرچ شوی دی د هغې Detailنشته او دا ما د یو خاص سوچ لاندې کړے دې هغه به زه اوس روستو بیا په سپلیمینټری کښې وایم خو جناب سپیکر، ما دا دلته کښې تپوس کړے دې "مذکورہ بجٹ میں ایم اینڈ آر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور کیا ان سکیموں کی منظوری کے لئے قانونی تقاضے پورے کئے گئے۔ دوئی وائی چې

"بلڈنگز کے لئے پچاس لاکھ روپے روڈز کے لئے پچاس لاکھ اور بلڈنگ میں ابھی تک 47لاکھ روپے موصول ہوئے ہیں اور روڈز میں 43لاکھ روپے موصول ہوئے ہیں" جناب سپیکر، هغه خو به بيا زه روستو خبره کوم خو زما مقصد دا دې۔ میرا مقصد یہ ہے کہ جو بلڈنگز کے لئے 47لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں ان 47لاکھ روپے کی ڈیٹیل جو میں نے مانگی تھی وہ نہیں دی۔انہوں نے صرف روڈز کی ڈیٹیل دی ہے، بلڈنگ کے 47لاکھ کی ڈیٹیل نہیں دی ہے،ایک، دوسرا میں نے یونین کونسل کے نام کے ساتھ جواب مانگا تھا انہوں نے یونین کونسل کے نام اس کے ساتھ نہیں دیئے،اور نمبر تین کہ قانونی تقاضے کیا ہیں جو پورے کئے گئے ہیں؟

<u>سینئیر وزیر</u>: هسې جناب سپيکر صاحب! څنګه چې عبدالاکبرخان صاحب اووئيل چې زما پکښې مقصد دې او هغه به زه روستو وايم نو که هغه روستنۍ مقصد ئې مخکښې بيان کړے وے نو د هغې د پاره به Properتيارئ شوې وے۔ بهرحال اوس دا مد وائز د بنګلو ځان له، د سړکونو ځان له، د آفس بلډنګز ځان له تفصيلات راغلی دی۔

<u>جناب عبدالاکبرخان</u>: تاسو جی دا جواب اوګورئی کنه، جواب اوګورئی "بلڈنگ کے لئے پچاس لاکھ، روڈز اور بریجز کے لئے پچاس لاکھ۔ بلڈنگ میں ابھی تک 4.750ملین اور روڈز میں 43لاکھ 22ہزار روپے موصول ہوئے۔ جی ہاں، ان کے قانونی تقاضے پورے ہوئے ہیں مذکورہ رقم سے جتنی سکیمیں منظور یا مکمل کی گئی ہیں ان کی تفصیل بمعہ سکیم کا نام اور ہر یونین کونسل کے نام کے ساتھ بتائی جائے۔تاسو اوګورئی کنه جی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: صرف روڈز ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: صرف روڈز ہیں اور یونین کونسل کی تفصیل بھی نہیں ہے۔نام بھی نہیں ہیں۔

<u>سینئیر وزیر</u>: فريش کوئسچن راولئی نو مونږه دا هم به ورته اووايو جی۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: It has already stated in my question.

<u>Mr. Speaker</u>: The question is already very very clear.

لیکن Answer بالکل نامکمل ہے، وہ سوال کے مطابق نہیں ہے۔اگر ظفر اعظم اس سلسلے میں کچھ، آپ سوال کو پڑھ لیں اور جواب کو بھی اور پھر دونوں کو Compare کریں۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): تھینک یو سر! عبدالاکبر خان صاحب کے ضمنی سوال سے میں یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہوں کہ وہ روڈز سے مطمئن ہیں۔

جناب سپیکر: قانونی تقاضے کی بات ہو رہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے سوال کا وہ حصہ پورا کیا گیا ہے جو روڈز کے ساتھ ہے۔ میری ان پر Observations باقی ہیں۔

وزیر قانون: آپ اگر یہ نمبر دو پر دیکھ لیں جنرل ایڈمنسٹریشن بلڈنگ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: کدھر ہے جی۔ ہمارے پاس تو جواب میں نہیں ہے۔ان کے پاس جو جواب ہے اس میں ہوگا میرے ساتھ تو جو جواب ہے اس میں نہیں ہے۔

وزیر قانون: یہ آپ دیکھ لیں جی، یہ روڈز والے کے بعد اس کا ورق ہے جی، جنرل ایڈمنسٹریشن بلڈنگ۔

جناب سپیکر: یہ جو دیا گیا ہے اس میں تو اس کی تفصیل بالکل نہیں ہے جی۔

وزیر قانون: یہ دیکھیں جی یہاں پر پڑے ہوئے ہیں آپ کے پاس بھی ہوں گے۔ (تالیاں) آپ بھی دیکھ لیں۔ایک دو ورق اٹھائیے۔اس کے پیچھے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ کے پاس ہیں۔

وزیر قانون: ہاں سب کے پاس ہیں، میرے پاس بھی ہیں۔

Mr. Speaker: Please no cross talking at all. Please address the chair, please.

وزیر قانون: یہ دیکھیں جی ہمارے پاس ہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو نہیں ہیں، چیئر کے پاس تو بالکل اس کی تفصیل نہیں ہے۔

وزیر قانون: روڈز کے بعد بلڈنگ کی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں ہے جی۔

وزیر قانون: نہیں جی، آپ دیکھ لیں اپنے ورق کو، اگر نہیں ہے تو Staple کرنے میں غلطی ہوئی ہے یا کوئی پیپر رہ گئے ہیں، ویسے جواب موجود ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں چاہتا تھا کہ وہ یہ بات کریں۔

جناب سپیکر: تاکہ آپ کے پاس ڈاکو منٹری پروف آجائے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ جواب ان کے پاس ہے۔ لیکن جناب سپیکر، اس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ 2003-6-13 جو انہوں نے دی ہے یہ لسٹ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ہے۔ لیکن ہمارے پاس نہیں ہے، اسمبلی کے پاس نہیں ہے، آپ کے پاس نہیں ہے۔ یہ ہے Administration approval. In exercise of the Power conferred by the provincial Government contained in so and so. And it approved in the DDC meeting held on 13-6-2003.13/6 سترہ دن Financial year closure سے پہلے Administration approval دی جاتی ہے اور وہ بھی 19 لاکھ کا، خرچہ 47 لاکھ کا ہے، جواب میں لکھا ہے کہ 47 لاکھ روپے خرچ کیا ہے بلڈنگ پر اور یہاں پر بلڈنگ پر 19 لاکھ روپے 13/6 کو دی گئی ہے۔ یعنی 13/6 کے بعد 19 لاکھ روپے ان کو خرچ Administration approval کرنے تھے اور یہ کہتے ہیں ہم نے 47 لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔ اب جواب میں انہوں نے کہا ہے 43 لاکھ روپے روڈز پر خرچ کئے ہیں، 47 لاکھ بلڈنگ پر خرچ کئے ہیں یہاں Administrative approval 19 لاکھ کی ہے اور وہ بھی 13/6 کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹوٹل ایک کروڑ میں سے 19 لاکھ روپے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، روڈز، میں اس پر آتا ہوں سر، روڈز کے لئے پچاس لاکھ کی Administrative approval ہے اور خرچ 43 لاکھ ہوا ہے۔ جب پیسہ نہیں تھا تو Administrative approval کیسے دی جاتی ہے اور وہ بھی 13/6 کو۔ پچاس لاکھ روپے 13/6 کے بعد سترہ دنوں میں کیسے لگے اور جب Approval پچاس لاکھ کی ہے تو جو باقی روڈز ہیں وہ کیوں مکمل نہیں ہوئے۔ 43 لاکھ کے علاوہ، یہ کیا ہمارے ساتھ مذاق نہیں ہو رہا ہے؟ اور اس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ جس کے وزیر وزیر اعلیٰ صاحب ہیں کوئی اور وزیر بھی نہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب اس کے وزیر ہیں۔ یہ ڈس انفارمیشن دی جا رہی ہیں، غلط انفارمیشن دی جا رہی ہیں۔ میں مزید بات بھی اس پر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں 48 کے تحت آپ نوٹس دو دیں تو ڈیٹیل ڈسکشن۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی۔ میں ڈسکشن کیوں کروں، میں ڈسکشن تو نہیں کرنا چاہتا۔

(مداخلت)

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ آپ وہ رول اور قاعدہ Quote کرینگے جس کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ عبدالاکبر خان آپ بیٹھ جائیں۔ یہاں پر رولز اور قاعد ہ کی۔۔۔۔۔

وزیر قانون: میں Quote کر رہا ہوں جی۔ اگر محکمے کی طرف سے کوئی جواب سنے بغیر ہاؤس والے کسی پر آوازیں کسیں تو یہ غلط بات ہے۔

جناب سپیکر: یہ نہیں ہونا چاہیئے، بالکل۔

وزیر قانون: یہ نہیں ہونا چاہیئے اب کیونکہ وہ بول رہے ہیں، محکمے کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: میرا سوال یہ ہے کہ Administrative approval 13-6-2003 کو دی گئی 19 لاکھ کی، خرچہ انہوں نے کیا 47 لاکھ کا یعنی مطلب یہ ہے کہ یہ باقی پیسے Without administrative approval اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا مؤقف یہ ہے کہ قانونی تقاضے پورے کئے بغیر خرچ ہوئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک، دوسرا، مجھے یونین کونسل کے نام اس لئے نہیں دیئے گئے جناب سپیکر، کہ انہوں نے کینٹ ایریا میں، لکھا ہے جواب میں غور سے سنیں۔ کہ مال روڈ کینٹ ایریا میں انہوں نے روڈز بنائے جو کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے Purview میں نہیں آتے۔ کنٹونمنٹ بوڈ کا اپنا سسٹم ہے، اپنا بجٹ ہے، تو یہ کس یونین کونسل میں آسکتے ہیں۔ نمبر دو، یہاں پر انہوں نے جو جواب دیا ہے، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ جواب ہے لیکن ہمارے پاس نہیں ہے، اسمیں لکھا ہے ایڈیشنل سیشن جج گوہر عباس ربانی صاحب، اکرام اللہ شاہد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے گوہر عباس نام کا کوئی ایڈیشنل سیشن جج مردان میں بتادیں کہ وہ ہے۔ بنگلہ سلیم جان سول جج، مجھے سلیم جان کے نام پر کوئی سول جج مردان میں بتادیں کہ ہے۔ بنگلہ حیات علی شاہ سول جج، مجھے حیات علی شاہ کے نام کا کوئی سول جج، آپ بیٹھے ہیں، حیات علی شاہ سول جج کے نام پر کوئی آدمی ہے۔ جناب سپیکر، کیا مذاق کر رہے ہیں یہ ہمارے ساتھ، ان ناموں کے سول جج تو ہیں نہیں مردان میں تو یہ کیسے

کہتے ہیں کہ ہم نے پیسہ ادھر خرچ کیا ہے۔ پھر جناب سپیکر، یہ کہتے ہیں اسی صفحے پر دیکھیں۔ اجمل شاہ سیشن جج، مجھے اگر کوئی مردان میں اجمل شاہ سیشن جج بتادیں تو جو بھی سزا ہے میں بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ تو یہ جواب آپ نے جو ہمیں نہیں دیا ہے، آپ کے پاس ہے، ابھی آپ نے کاپی دی ہے۔ جناب سپیکر، اور اس میں وہ لوگ نہیں ہیں جن کے نام پر خرچ کیا گیا ہے پھر مجھے جناب سپیکر، یہ بتادیں۔ یہ لکھا ہے Office building maintenance تو یہ لکھتے ہیں۔ سیشن جج آفس -/55,7000 روپے، جناب سپیکر، وہ کونسی مرمت ہے سیشن جج کے آفس کی جو 5 لاکھ 57 ہزار روپے پر ہوئی۔ 5 لاکھ 57 ہزار روپے پر تو نیا دفتر بن سکتا ہے تو یہ کہاں خرچ ہوئے۔ جناب سپیکر! یہ ایم پی اے صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، یہ مجھ سے بہتر جانتے ہیں، سب مردان کے ایم پی ایز ہیں، یہ نام جو میں نے بتائے ہیں، کیا ایک سیشن جج کے آفس پر، مجھے کوئی شخص یہ بتادو کہ ایک سیشن کے آفس پر 5 لاکھ 57 ہزار روپے Maintenance کا خرچہ ہو سکتا ہے، یہ ہمارے ساتھ مذاق نہیں ہے تو اور کیا ہے جناب سپیکر، ہم کیسے بیٹھے اس ہاؤس میں جب اس طرح کی انفارمیشن ہمیں ملے۔

جناب سپیکر: آپ دل گردہ بڑا رکھیں بس آرام سے بیٹھ جائیں، جواب سے مطمئن نہ ہوں تو پھر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جواب تو انہوں نے دو دیا ہے، جواب تو دو دیا ہے، خیبر آرمی ہاؤس، جناب سپیکر صاحب، خیبر آرمی ہاؤس پر ڈسٹرکٹ کونسل کا Maintenance کا پیسہ کیسے لگ سکتا ہے۔ جناب سپیکر، اگر یہ حال ہے تو کم از کم جناب سپیکر، میں اس Question hour میں نہیں بیٹھنا چاہتا۔ باقی آپ کی مرضی ہے۔ (تالیاں)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب محمد ارشد خان: دیکبنې ئے مردان نشته روډ دیارلسم نمبر کبنې وئیلی دې۔ مردان نشته روډ ئے وئیلی دی په دې باندې یو نیم لاکھ روپئی خرچ شوی دی۔ په مردان نشته روډ باندې هډو چرے کار نه دې شوې، هیڅ چرته کار نه دې شوې نه یو خبر چې دا چرته شوې دې؟

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میری ایک گزارش ہے افسوس کا مقام یہ ہے کہ سوال کنندہ جواب سنے بغیر، یہ میری عقل سے بالا تر ہے، اپنی کم عقلی میں اس کو میں اچھا نہیں سمجھتا کہ کم از کم محکمے کی طرف سے حکومت کی طرف سے جواب تو سنتے۔ ہم بھی یہ نہیں چاہتے، ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں اس طرح کی Illegality ہو۔ انکو ہم اور اپوزیشن والے متفقہ طور پر Pinpoint کر کے، ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے سرکاری اور ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں غلط طریقے سے پیسے لگائے ہوں انکو کیفر کردار تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے لیکن مجھے یہ افسوس ہے کہ وہ ہمارے جواب سنے بغیر ہاؤس سے نکل گئے، حالانکہ یہاں پر سول جج اور سیشن جج کے ناموں میں یا Designations میں تو کچھ غلطی ہو سکتی ہے لیکن بنگلے تو وہاں پر موجود ہیں۔ اگر اسی بنگلے میں جسطرح کہ 5 لاکھ اور دو لاکھ کا فرق بتا رہے ہیں اگر وہ غیر مناسب سمجھتے ہیں تو شاید ہم اس کے ساتھ یہ تسلیم کرتے کہ اس کے خلاف انکوائری کی جائے یا مشترکہ کوئی ٹیم بنائی جائے اور وہاں بھیجی جائے تو ایک نکتہ پر ہم پہنچتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسی کو بہانہ بنا کر انہوں نے اچھا نہیں کیا۔

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر جی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرید خان صاحب۔

جناب فرید خان: جی یہاں، دلته د قانون او د دې هاؤس د دغه خلاف ورزی کیږی، خلاف ورزی دا کیږی چې یو کوئسچن اوشی نو په هغه باندې د ضمنی کوئسچن حق د رسره شته دې خو د لوئے لوئے تقریرونو حق ورسره نشته دې لهذا د ایوان وخت ضائع کیږی، او د هغې وخت په آړ کښې دا، د دې په آړ کښې خلق د دې نه واک آؤټ کوی۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: دا فرید خان صاحب۔

جناب فرید خان: د هغې په آړ کښې خلق واک آؤټ کوی۔

جناب سپیکر: دا فرید خان صاحب۔

جناب فرید خان: د هغې په آړ کښې خلق واک آؤټ کوی۔ د دې ایوان هم بے عزتی،

جناب سپیکر: فرید خان صاحب۔

جناب فرید خان: د دې ایوان استحقاق مجروح کیږی۔ دا یو روایت جوړ دې، د دې بالکل قطعاً اجازت۔

جناب سپیکر: فرید صاحب۔ فرید خان صاحب چیئر۔

(مداخلت)

جناب فرید خان: او جی، د دې اجازت بالکل نه دې ورکول پکار۔

جناب سپیکر: فرید خان صاحب کښېنه۔ Sit down please, please sit down listen the Chair. The Chair is fully aware from his functions and from his privileges and from his rights.

میں جانتا ہوں قواعد وضوابط کو۔ آپ چیئر کو کبھی Dictate نہ کریں۔ انہوں نے جو نکتہ اٹھایا ہے بالکل وہ Relevant تھا۔ مطلب یہ ہے کہ قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں یا نہیں کئے گئے ہیں۔ انہوں نے جو تفصیل یونین کونسل وائز، سوال ان کا مکمل تھا، جواب نامکمل تھا لیکن ان کو Treasury Benches سے جواب سننا چاہیئے تھا اگر وہ Treasury Benches کے جواب سے مطمئن نہ ہوتے تو اور بھی راستہ ہو سکتا تھا۔ ہم اس کو کمیٹی میں بھیج سکتے تھے، ہم اس کے خلاف انکوائری بھی کر سکتے تھے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ حکومت کے مؤقف کو سنے بغیر انہوں نے یعنی اپنا انکا جمہوری حق ہے لیکن بہر حال یہ دنیا کا دستور ہے اور قانون ہے کہ No one should be condemned un-heard ان کو حکومت کا نقطہ سننا چاہیئے تھا۔ فرید خان صاحب! مستقبل کے لئے آپ یہ ذہن سے نکالئے کہ چیئر اپنے اختیارات یا قوائد و ضوابط سے باخبر نہیں ہے۔ بالکل ہم باخبر ہیں اور ان شاءاللہ ہم نوٹس لیں گے۔

جناب فرید خان: نہیں، میں اس حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کہ ضمنی کوسچین کے جواب میں متعلقہ وزیر کا جواب سننا چاہیئے تھا، اس کے بغیر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی Responsibility نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب فرید خان: اس کے باوجود اگر وہ مطمئن نہ ہوتے تو تب وہ پھر واپس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی Responsibility نہیں ہے۔

جناب فرید خان: ہاں جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب،

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر، جناب سپیکر وزیر اعلیٰ اکرم خان درانی صاحب پرون د عمرے نه واپس راغلے دي، مونږ هغه ته مبارک باد ورکوؤ۔ او مونږ دا هم وایو چې د خانه کعبے نه څوک راشي نو د هغه دعا قبولیږي، هغه دې زمونږ د پاره په ایوان کښې دعا اوکړي چې دا ټول ایوان ان شاء الله تعالی دغه شي۔ دعا دې اوکړي۔

جناب سپیکر: ہم سب ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور مبارک باد دیتے ہیں۔ نیکسٹ کوئسچن نمبر 321 جناب نثار صفدر خان، Absent. It Lapsed. کوئسچن نمبر 352 الحاج محمد آیاز خان۔ Absent, it lapsed. کوئسچن نمبر 355 قاضی محمد اسد خان (Absent ,it lapsed) کوئسچن نمبر 396 جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور، (Absent, it lapsed) کوئسچن نمبر 434 جناب نثار صفدر صاحب، (Absent, it lapsed) کوئسچن نمبر 448 جناب جناب وجیہہ الزمان خان ۔ (Absent, it lapsed)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں داخل ہوئے)

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

318 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیری چکیسر روڈ کی سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل تھی؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر کام جاری تھا کہ حکومت کی تبدیلی کے باعث بند کر دیا گیا؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ حکومت مذکورہ سکیم کی اہمیت مد نظر رکھ کر دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئیر وزیر: (الف) جی ہاں یہ سکیم مالی سال 99-1998 نمبر 685 کے تحت شامل تھی۔

(ب) جی ہاں مذکورہ سکیم پر 30% کام Earth Work میں ہوا تھا اور مارچ 2000ء میں بند ہوا اور آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا اس کی بڑی وجہ سکیم پر 50% سے کم اخراجات تھے جو کہ اس وقت حکومت نے کام مکمل کرنے کے لئے شرط رکھی تھی۔

(ج) جی ہاں ڈیری چکیسر، پورن مارتونگ، میرہ باٹ کوٹ وغیرہ کو ADP سیریل نمبر 187 Completion of incomplete work in roads and bridges کے تحت شامل کردیا گیا P&D میں منظوری کے لئے پیش ہوا لیکن PDWP میں کچھ فنی وجوہات کی وجہ سے واپس کردیا گیا۔ چیف انجینئر صاحب نے ابھی تک دوبارہ Estimate نہیں بھیجا ہے اس سکیم کو ADP 2003-04 کے سیریل نمبر 691 پر دوبارہ شامل کر لیا گیا ہے اور مستقبل قریب PDWP منظوری کیلئے پیش کیا جائے گا اور منظوری کی صورت ان سکیموں پر کام شروع کیا جائے گا۔

321 _ جناب نثار صفدر خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں پیپلز پروگرام کے تحت ضلع ایبٹ آباد میں کثیر تعداد میں سکولوں کیلئے عمارتیں تعمیر کی گئی تھیں؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکول ابھی تک محکمہ تعلیم کے حوالے نہیں کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں۔

(i) ضلع ایبٹ آباد میں اس پروگرام کے تحت کل کتنے سکول تعمیر کئے گئے اور ہر سکول پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کیا جائے؛

(ii) ان سکولوں کو اب تک محکمہ کے حوالہ کیوں نہیں کیا گیا ہے نیز حکومت کب تک یہ عمارتیں محکمہ تعلیم کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(iii) آیا حکومت وقت غفلت کے مرتکب افسران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئیر وزیر: (الف) سابقہ دور حکومت میں پیپلز ورکس پروگرام کے تحت ضلع ایبٹ آباد میں محکمہ ورکس اینڈ سروسز نے کوئی تعمیراتی کام نہیں کیا۔

(ب) جیسا کہ (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔ کوئی سکول تعمیر نہیں کیا گیا۔

i۔ کوئی سکول تعمیر نہیں کیا گیا

ii۔ کوئی سکول تعمیر نہیں کیا گیا

iii۔ چونکہ محکمہ ورکس اینڈ سروسز نے کوئی تعمیراتی کام نہیں کیا ہے لہذا انکوئری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

352 _ الحاج محمد آیاز: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بٹگرام کا علاقہ ٹھیکری میدانی علاقہ ہے لیکن وہاں کے عوام خشک سالی کی وجہ سے یہاں نقل مکانی پر مجبور ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ علاقے کا سروے کر کے جہاں مناسب ہو وہاں چھوٹے ڈیم تعمیر کرنے اور دوسری جگہوں پر ٹیوب ویل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینیئر وزیر: (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ٹھیکری میدانی علاقہ ہے جس میں پبلک ہیلتھ کی ایک واٹر سپلائی سکیم چل رہی ہے جس کا منبع (Source) چشمے ہیں۔

(ب) ابھی تک محکمہ ہذا کے زیر غور ایسا کوئی منصوبہ نہیں جس میں چھوٹے ڈیم اور ٹیوب ویل کی تنصیب مذکورہ علاقوں میں شامل ہو مزید برآں آبپاشی کیلئے ڈیم اور ٹیوب ویل محکمہ آبپاشی کی ذمہ داری ہے۔

355 _ قاضی محمد اسد خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2000-1999 کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضلع ہری پور کے موضع سکندر پور کے لئے واٹر سپلائی سکیم اور سینیٹشن سکیم کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے سکندر پور میں ٹیوب ویل کیلئے بور کیا گیا تھا اور ملحقہ ٹیوب ویل سے استعمال شدہ مشینری نصب کی گئی تھی؛

(ج) (i)۔ آیا حکومت سکندر پور واٹر سپلائی سکیم میں نئی مشینری کی تنصیب اور تلو کر میں سینی ٹیشن سکیم مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii)۔ مذکورہ سکیم کو بروقت مکمل نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں نیز حکومت غفلت کے مرتکب افسران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

سینیئر وزیر:(الف) سال 99-1998 سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضلع ہری پور کے موضع سکندر پور کیلئے واٹر سپلائی سکیم اور تلوکر گاؤں کیلئے ایک سینی ٹیشن سکیم کی منظوری دی گئی تھی۔ جس کی تخمینہ لاگت ADP S.No. 575/980087 میں 1.123 ملین روپے لگایا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ سکندر پور میں پرانے ٹیوب ویل کے خشک ہونے کے بعد نیا ٹیوب ویل بنایا گیا تھا ٹیوب ویل کے خشک ہونے سے ایک بڑا علاقہ متاثر ہو گیا تھا لیکن نئے ٹیوب ویل کو چلانے کے لئے اور نئی مشینری کے لئے کوئی رقم مختص نہیں تھی اس لئے عوامی دباؤ کے پیش نظر اور پانی کی سپلائی بحال رکھنے کے لئے پرانے ٹیوب ویل کی مشینری جو کہ قابل استعمال تھی نصب کی گئی۔

(ج) (i)۔ اکتوبر 1999 میں حکومت کی تبدیلی کے بعد جن سکیموں پر 25% سے کم کام ہوا یا خرچہ ہوا تھا ان کو Priority-3 میں رکھا گیا یا Drop کر دیا گیا۔ بحوالہ چھٹی نمبر 8-14/03 مورخہ 28/02/2003 اور چیف انجینئر نے بھی بحوالہ چھٹی نمبر 300150-AB/04 مورخہ 28/02/2000 (کاپی "ج" پر ہے) P&D سے درخواست کی کہ اس سکیم کو Priority-3 سے Priority-1 میں لایا جائے لیکن ایسا نہیں ہوا اور مذکورہ سکیم کو ADP سے نکال دیا گیا چونکہ اس منصوبے کے نامکمل رہنے میں افسران کی غفلت شامل نہیں ہے اس لئے حکومت ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کر رہی۔

(ii)۔ جناب والا حکومت کے زیر غور ایسا کوئی منصوبہ نہیں ہے جس میں سکندر پور واٹر سپلائی سکیم پر نئی مشینری نصب کرنے اور تلوکر میں سینی ٹیشن سکیم مکمل کرنا شامل ہو۔

396 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کلاچی میں دریائے بونی کا پل پر 96-1995 میں کام شروع کیا گیا تھا تاحال نامکمل ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال ADP میں مذکورہ پل کے لئے لاکھوں روپے مختص کیے جاتے ہیں نیز رواں مالی سال کے ADP میں بھی رقم مختص کی گئی ہے؛

(ج) اگر(الف)اور(ب) کے جوابات اثبات میں ہو تو:

(i)۔سات سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود مذکورہ پل مکمل نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؛

(ii) مذکورہ عرصے میں لاکھوں روپے مختص کرنے کے باوجود کام شروع نہ کرنے کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

سینیئر وزیر: (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ کافی حد تک درست ہے کہ ماسوائے 98-1997 باقی ہر سال ADP میں فنڈ مختص ہوتے رہے ہیں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مندرجہ بالا سکیم پر 12/04/1995 کو تمام لوازمات کی تکمیل پر کام ٹھیکیدار سے شروع کرایا گیا جس کی لاگت مبلغ -/4,22,45,000 روپے تھی۔ کام 97-1996 تک بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہا لیکن PC-1 کے مطابق فنڈز کی عدم دستیابی اور 98-1997 میں ADP میں فنڈز کی مکمل عدم گنجائش کے باعث ٹھیکیدار نے کام بند کر لیا اور سول جج-III ڈیرہ اسماعیل خان کی عدالت میں اپنی بقایاجات کی ادائیگی کے لئے اپیل دائر کر دی۔ کیس مختلف عدالتوں میں 1999 تک زیر سماعت رہا آخر کار 22/12/1999 کو ہائی کارٹ بنچ ڈی آئی خان کے فیصلے کے مطابق ٹھیکیدار کو تمام بقایاجات کی ادائیگی کی گئی جب اس کی زر ضمانت کی واپسی اور بقایا ٹھیکہ ختم کرنے کے عدالتی احکامات کو روبہ عمل لانے کے لئے اعلیٰ محکمانہ افسروں سے رائے طلب کی گئی اور ہائی کورٹ کی فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں محکمے کی طرف سے اپیل کے بارے میں لکھا گیا جنہوں نے ایڈوکیٹ جنرل صوبہ سرحد سے اس بارے میں رائے طلب کی۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کیس کو تفصیل سے مطالعہ کرنے کے بعد کیس کو مزید سپریم کورٹ تک لے جانے کو ان فٹ قرار دیا جس کے بعد ٹھیکیدار کو زر ضمانت کی ادائیگی کر دی گئی اور ٹھیکہ ختم کر دیا گیا۔ یہ منصوبہ دوبارہ بقایا کام کے لئے 23.4548 ملین روپے کے لئے منظور ہو چکا ہے اور اس کے مطابق اس پر کام دوبارہ شروع ہو چکا ہے اور جس کے لئے ضلعی حکومت نے سال 03-2002 کے دوران مبلغ 6.452 ملین روپے دیئے تھے لیکن اب ضلعی حکومت مزید فنڈ جو کہ 17 ملین روپے ہوتے ہیں دینے سے انکاری ہے اور چاہتی کہ چونکہ یہ منصوبہ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کے ڈائریکٹیو کے تحت ADP 2003-04 میں

ADP No. 729 پر موجود ہے جبکہ ADP میں اس کے لئے مبلغ 5 لاکھ روپے بھی رکھے گئے ہیں اگر صوبائی حکومت بقیہ رقم جو کہ 17 ملین روپے بنتی ہے مہیا کردے تو یہ منصوبہ جون 2004 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

434 _ جناب نثار صفدر خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے حسن ابدال مانسہرہ روڈ کو دورویہ کرنے کی منظوری دی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ سڑک پر کیا پیش رفت کر رہی ہے اور کام کب شروع ہوگا؟

سینیئر وزیر: (الف) جی نہیں ابھی تک حکومت پاکستان نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے حسن ابدال مانسہر روڈ (N-35) کو دورویہ کرنے کا فیصلہ نہیں کیا۔

(ب) چونکہ مذکورہ روڈ کا تعلق نیشنل ہائی وے اتھارٹی سے ہے اس لئے نیشنل ہائی وے اتھارٹی سے رپورٹ طلب کی گئی، رپورٹ کے مطابق نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے مذکورہ روڈ پر ٹریفک کا جائزہ لینے کے لئے مختلف متعلقہ ایجنسیوں کو کام سونپا ہے جب بھی قابل عمل تجاویز اور معلومات ان کی طرف سے فراہم کی گئیں تو نیشنل ہائی وے اتھارٹی ان کا جائزہ لے کر روڈ کو دورویہ کرنے کا فیصلہ کرے گی۔

448 _ جناب وجیہہ الزمان خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 95-1994 کے دوران نواز آباد تا منڈہ کچھ روڈ تعمیراتی کام کی وجہ سے دو میل تا نواز آباد روڈ متاثر ہوئی ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی مرمت کے لئے احکامات صادر ہوئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو نواز آباد روڈ کی مرمت اور متاثرہ حصے کے بحالی کیلئے محکمہ کیا اقدامات کر رہا ہے تفصیل فراہم کی جائے؟۔

سینیئر وزیر: (الف) 97-1996 کے دوران نواز آباد تا منڈہ کچھ روڈ کی تعمیر کے دوران دو میل تا نواز آباد روڈ کا کچھ حصہ سلائڈنگ کی وجہ سے متاثر ہوا تھا جو کہ اسی وقت بحال کیا گیا تھا۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) 2000-1999 میں جبوڑی تا نواز آباد روڈ کی بحالی کے لئے کریش پروگرام کے تحت ایک سکیم تیار کی گئی تھی لیکن حکومت کی تبدیلی کی وجہ سے یہ سکیم ختم کر دی گئی تھی اور اس کے بعد اور کوئی سکیم منظور نہیں ہوئی موجودہ حکومت نے شنکیاری تا نزال بن براستہ نواز آباد ایک نئی سکیم کے لئے رپورٹ طلب کی ہے جو کہ ارسال کر دی گئی ہے اگر یہ سکیم منظور ہو جائے تو مذکورہ روڈ کا حصہ بھی دوبارہ تعمیر ہو جائے گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی ان کے یہ ہیں۔ نمبر ایک جناب ملک قسیم الدین صاحب، ایم پی اے آج سے تا اختتام اجلاس۔ جناب حسین احمد کانجو صاحب، منسٹر آج کے لئے۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد آیاز خان، ایم پی اے آج کے لئے، جناب قلندر خان لودھی، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ یاسمین پیر محمد خان صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ہم نے واک آؤٹ کر کے، Honourable Minister صاحب آئے اور ہم نے ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ اس کو ہم کمیٹی کے حوالے کر دیں گے۔ اس کی تحقیقات کریں گے اور اس میں مردان کے جو بھی ایم پی ایز ہیں، گورنمنٹ کے ہوں یا اپوزیشن کا تو میں ایک ہی ہوں تو وہ اس میں شامل ہو جائیں تو بڑی مہربانی ہو گی اور اس کو کُسچین کو اس کمیٹی کو Refer کر دیں تاکہ جو غلط انفارمیشن یہاں پر دی گئی ہیں ان کی تحقیقات کی جائے، اور پیسے کا جو ضیاع ہوا ہے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب! آپ انتہائی منجھے ہوئے پارلیمنٹرین ہیں اور ہاؤس کو مطلب ہے کہ آپ کے تجربے سے استفادہ، ہر ایک معزز رکن کا یہ خیال ہے کہ آپ نے اپنا مؤقف پیش کر دیا ہے۔ آپ نے بہت جلدی کی جو کہ نامناسب تھا آپ کو حکومت کا مؤقف سننا چاہیئے تھا۔ اور ایک نتیجے پر پہنچنا چاہیئے

تھااور میں نے بھی اپنا مائنڈ بنا رکھا تھا کہ میں یہ کمیٹی کو Refer کروں گا تا کہ وہاں Thrash out ہو جائے اور سچ اور جھوٹ کی تمیز ہو جائے، اور کسی نتیجے پر پہنچے، لہذا اس کو کسچن کو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں آپ کی جو Observations ہیں۔ جناب سپیکر میرا تو یہ خیال تھا کہ جب حکومت جواب دے گی تو Complete جواب دے گی، یہ جواب تو انہوں نے اپنے پاس رکھا ہوا تھا، ہمیں تو نہیں دیا تھا۔ یہ تو آپ کے سامنے انہوں نے وہ جواب مجھے دیا اور اس کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ پوائنٹس نکالے۔ انہوں نے جواب میں اس ہاؤس کو Misguide کرنے کے لئے Incomplete اور غلط جواب دینے کی کوشش کی۔ اگر یہ جو ان کے پاس Point تھے، اگر یہ آپ کے تمام ممبران کو جواب کے ساتھ، اور سیکرٹریٹ کو بھیجتے اور سوالوں کو ساتھ لگاتے تو ہمیں پھر اس پر بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن انہوں نے Incomplete سوال بھیج کر اس اسمبلی کو، آپ کے سیکرٹریٹ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہر حال جو کو کسچن ہے وہ کمیٹی کو Refer کیا جاتا ہے اور جو۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب۔

جناب مظفر سید: یو خبرہ د ہ جی۔

وزیر قانون: اگر آپ دومنٹ کے لئے مجھے اجازت دیں تو میں آپ کا مشکور رہوں گا۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم۔

وزیر قانون: جناب والا ! جس طرح آپ نے کہا کہ ہم تقریباً عبدالاکبر خان صاحب کے شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں اور ہمارے بہت ہی معزز اور اس ہاؤس کا ہر ممبر خواہ وہ خواتین کی طرف سے ہو یا ہماری طرف سے ہو، سب ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن میں ایک دو باتیں واضح کرنا چاہتا ہوں اگر وہ برا نہ مانیں۔ نمبر ایک بات، جب انہوں نے تقریر شروع کی اور اس Point پر آنے کے بعد اس کو جب Explain کرنے لگے تو انہوں نے کنسرڈ منسٹر کی طرف اشارہ کیا اور اشارے کے ساتھ ہی ان کے ساتھیوں نے کچھ الفاظ کہے، جس پر آپ نے مجھے روکا بھی لیکن پھر بھی آپ کی مہربانیوں کی وجہ سے مجھے اجازت مل گئی اور میں نے موقع پر اس کی وہ کردی۔ کیونکہ ہم یہاں پر اقتدار اور اپوزیشن کا مسئلہ چھیڑنا ہی

نہیں چاہتے نہ ہمارے صوبے کی یہ روایت ہے یہ ایک مثالی صوبہ ہے جس نے بجٹ بھی متفقہ طور اس صوبے کے عوام کو دیا ہے اور متفقہ طور پر شریعت بل بھی عوام کے سامنے پیش کیا ہے اور اسی طرح آج تک، جس طرح کل کالا باغ کا مسئلہ چھیڑا گیا تھا تو کالا باغ کے مسئلے پر بھی ہماری Consensus تقریباً یہی تھی لہذا میں بڑے عاجزانہ طور پر عبدالاکبر خان صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ اپنے ایسے ساتھیوں کو منع فرمائیں کہ وہ ایسے الفاظ دوبارہ نہ دھرائیں نمبر ایک، نمبر دو بات یہ ہے جی کہ یہ میری سوچ سے بالا تر ہے کہ عبدالاکبر خان نے آج واک آوٹ کیا عبدالاکبر خان صاحب سے میں بڑی عاجزی سے منت کرتا ہوں کہ وہ یہ بتائیں کہ ہوشیار تو وہ بہت زیادہ ہیں۔ لیکن یہ واک آوٹ کس کو Show کرنے کی لئے کیا تھا یا واقعی انہوں نے کوئی خاص، میرے خیال میں ہماری طرف سے تو کوئی جواب ہی نہیں آیا تھا۔ وہ جواب نفی میں جاتا تو پھر وہ، واک آوٹ کرتے۔ لیکن میرے خیال میں اس واک آوٹ کا Reason ہمیں بتائیں گے کہ انہوں نے کیوں یہ واک آوٹ کیا تھا۔

(مداخلت)

جناب عبدالاکبر خان: جناب! اس طرح کی کوئی۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: میں اپنا مدعا ایک منٹ میں Complete کرتا ہوں جناب۔ ہمارے سینیئر منسٹر صاحب نے مجھ سے یہ پوچھا کہ عبدالاکبر خان صاحب نے جو Points نکالے ہیں ان کے متعلق آپ Clear ہیں۔ تو میں نے کہا یہاں پر تو میں Clear ہوں کہ سول جج اور سیشن جج کے ناموں میں تو غلطی ہو سکتی ہے اور ادھر ادھر کی باتوں میں بھی غلطی ہو سکتی ہے لیکن عبدالاکبر خان نے جو Point raise کیا کہ پانچ لاکھ یا فلاں یا اتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور اتنی رقم کم خرچ ہوئی ہے آرمی، کینٹ وہ ایریا ہے جس کو عام بندہ بھی جانتا ہے کہ کینٹ ایریا میں ہم کام نہیں کر سکتے اس وقت تو میں Clear نہیں ہوں کیونکہ یہ مردان کی بات ہے۔ مردان کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ فوراً آپ یہی کہہ دیں کہ اس پر ہم ایک کمیٹی تشکیل دیں گے اور کمیٹی تشکیل کرنے کے بعد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا اور ہم آپس میں مل کر اس کو حل کر لیں گے۔ میں پھر بھی عبدالاکبر خان صاحب سے یہی گزارش کرتا ہوں اور یہی درخواست کرتا ہوں کہ ٹریژری اور

اپوزیشن بینچوں میں آپ سب سے سینیئر رکن ہیں اور قابل احترام ہستی ہیں اور ہمارے لئے آپ نے بہت کچھ چھوڑا ہے اور ان ہی نقش قدم پر چل کر آج اس سیٹ پر بیٹھے ہیں۔ احمد حسن اور آپ جیسے لوگوں سے تو یہ توقع ہی نہیں کی جاسکتی کہ آپ ایسے واک آوٹ کر لیں تو آئندہ کے لئے ہاں یہ ضرور وضاحت کر لیں۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: آپ اسے Show کیسے کہتے ہیں۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: اگر کسی کو Show کرنا تھا واک آوٹ تو اس سلسلے میں بتایا جائے۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، جناب سپیکر! مجھے اگر آپ جواب صحیح دیتے اور اگر آپ جواب مکمل دیتے اور آپ جناب اس ڈیپارٹمنٹ میں، آپ سے مراد میری آپ کی ذات سے نہیں ہے۔ کیونکہ نہ تو آپ مردان کے کسی روڈ کو جانتے ہیں نہ مردان میں آپ کسی دفتر کو جانتے ہیں کیونکہ اتنی زیادہ واقفیت آپ کی نہیں ہے۔ آپ کو تو ایک ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک جواب آیا اور آپ کو دے دیا گیا کہ یہ جواب ہے۔ لیکن سب سے پہلے جو آپ نے عرض کیا وزیر اعلیٰ صاحب کے متعلق، وزیر کے متعلق، میں تو نہیں سمجھتا کہ میں نے ایسی کوئی بات کی ہے۔ میں نے تو صرف یہ عرض کی ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کا محکمہ ہے۔ اگر یہاں سے بھی غلط جوابات آتے ہیں تو یہ زیادتی ہے۔ باقی اگر کسی اور رکن نے یا ہمارے اپوزیشن کے کسی رکن نے ایسی کوئی بات یا کوئی چیز کی ہے تو میں انکی طرف سے خود معافی مانگتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ صاحب سے متعلق ہماری روایات ہیں اور ہم ان روایات پر چلیں گے۔ لیکن جناب سپیکر! میرا کوئی غلط وہ نہیں ہے میں نے سوال کیا تھا کہ یونین کونسل کے نام بتا دیئے جائیں، وہ نہیں بتائے گئے۔ میں نے کہا کہ بلڈنگ پر کتنا خرچہ ہوا ہے وہ ڈیٹیل نہیں ہے، میں نے کہا ڈیٹیل بتائی جائے وہ موجود نہیں ہے۔ میں نے کہا قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں انکا کوئی ذکر نہیں کیا تو اسکا آپ کے پاس جواب تھا ہمارے پاس تو جواب نہیں تھا۔ آپ نے ہمیں اب جواب دیا تو Automatically incomplete کیا گیا اور Misguide اور پھر آپ نے

جو جواب دیا وہ بھی غلط تھا کہ انہوں نے انیس لاکھ روپے کی Administrative approval دیکر پینتالیس لاکھ روپے کیسے خرچ کر دیئے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بہر حال ابھی تو فیصلہ ہو گیا ہے آپ نے کمیٹی کی بات کی تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں، ایک دفعہ پھر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لیڈر آف دی ہاؤس کو ہمارے کسی ممبر کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو میں ان کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔ ہماری کبھی بھی یہ نیت نہیں تھی کہ، ہمارے صوبے کی اپنی روایات ہیں اور ہم اس ہاؤس کو ان روایات کے مطابق چلانا چاہتے ہیں لیکن بائیکاٹ، واک آوٹ یہ ہمارا قانونی اور آئینی حق ہے اور کوئی بھی ہم سے یہ حق نہیں چھین سکتا۔

جناب محمد ارشد خان: یوه خبره ده، ډیره ضروری خبره راته ښکاری، ماوئیل دا تاسو او مونږه دواړو له دابیوروکریټ دا جوابونه تیار وی نو مونږه Misguide کوی تاسو هم Misguide کوی۔

جناب سپیکر: په دې خبره اوشوه ارشد خان۔

جناب محمد ارشد خان: او جی زه درته یوه خبره کوم په دېدغه باندېهغه مخکښې تاسو وئیل چې دا کمیټی ته Refer کړئی۔ کمیټی ته مونږه مخکښې دا انډسټریل دغه باندې یوه کمیټی اجلاس شوې وو۔په هغې کښې ترے ما یو تپوس اوکړو چې تاسو باندی څومره خرچې د دې صوبے لګی او آمدن ستاسو څومره دې۔ په هغې کښې ئے ماله یو غلط جواب راکړو چې دهغې هیڅ تصدیق نشته دې۔ یو کروړ روپئی تقریباً خرچې ده او تقریباً دولس کروړه روپئی مونږه دې صوبے ته آمدن ورکوؤ۔ هغه د بجټ او د نور دغه مطابق نه ده۔ ما هغه ترے خیرے کړل۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما په خیال ارشد خان صاحب دا مسئله حل شوه، دد ے هر یو خبرې خپله لار وی که غلط جواب درکوی نو دهغې د پاره Privilege Motion شته دې

که تفصیلی جواب نه وی نو دهغې د پاره ته نوټس ورکولے شے۔اوس تاسو چې کومه فیصله اوکړه دا سپیشل کمیټی ستاسو مطلب دې کنه سټینډنګ کمیټی؟

جناب عبدالاکبر خان: ایم پی ایز سره جی زمونږه کار دې۔ ایم پی ایز صرف۔

جناب سپیکر: نه هغه به په کښې رااوغواړو خومطلب دا دې چې ولے۔ یعنی Already یوه کمیټی شته دې۔

Is it the desire of the House that the question No.294 may be referred to the Standing Committee on Works and Services along with MPA of the District concerned?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The question is referred to the Standing Committee concerned.

جواب واره کنه۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Item No.6.Adjournment Motions.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سپیکرصاحب! دا چې کوم کوئسچن پاتے شو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr. Atiqur Rehman, MPA, to please move his adjourned Motion No.211, in the House.

قاضی محمد اسد خان: سر! ہمارے سوال رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو Lapse ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ سب Lapse ہو گئے ہیں۔

جناب اسراراللہ گنڈاپور: سر! اس پر بات کرنا ہمارا حق ہے۔

جناب سپیکر: اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ وہ تو۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: سر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: نہیں عبدالاکبر خان پھر آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr. Atiqur Rehman, MPA to please move his adjournment motion No. 211 in the House. Mr. Atiqur Rehman, MPA please.

جناب عتیق الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے کو زیر بحث لایا جائے "کہ ڈی سی او ضلع ہنگو نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے ٹاؤن ناظم کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کو سبوتاژ کیا اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے قانون کی دھجیاں اڑادیں اور مختلف طریقوں سے من مانیاں کیں۔" لہذا بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! ډی سی او هنګو د ټاؤن ناظم خلاف تحریک عدم اعتماد کارروائی کړےوه چې هغه د آرډیننس کهلم کهلا خلاف ورزی ده۔ ما سره هغه ریکارډز دی چې کوم ډی سی او صاحب کړے دی۔ اول ئے پکښې لیټر کړے دې چې دا میټنګ دې په ټی ایم اے آفس کښې اوشی۔ 7 تاریخ 5 بجے ئے یو آرډر ویستلے دې چې هغه زه ستاسو په وساطت تاسو ته حواله کومه بیا دویم آرډر ئے پکښې کړے دې، په آٹھ تاریخ آته بجے چې دا د ټی ایم اے آفس نه زما آفس ته منتقل شی۔ جناب سپیکر، په هغې کښې لاء اینډ آرډر مسئله هم Create شوه۔ او هلته کښې جهګړه اوشوه او خلقو پکښې سرونه، نائب ناظمانو پکښې یو بل اووهل او ډیر حالات ئے خراب کړل۔ هغې نه بعد سیکرټری لوکل ګورنمنټ یو لیټر پکښې ایشو کړو چې ډی سی او د دې Authorize نه دې چې هغه میټنګ کال کړی، عدم اعتماد میټنګ کال کړی۔ هغه غیرقانونی طریقے سره میټنګ کال کړو۔ په یو ورځ کښې ئے دوه آرډرونه ایشو کړل۔ یو ئے دا اوکړو چې د ټی ایم اے آفس کښې به میټنګ وی او د هغې نه بعد پنځه بجے ئے بل آرډر اوکړو چې د ټی ایم اے آفس کښې به نه وی۔ هغه به زما آفس کښې وی، چې د روزنامچے رپورټ هم موجود دې۔ ایس پی په دې باندې لیکل کړی دی، د هغه آرډر هم شته دې چې کوم هغه کړے دې او د لوکل ګورنمنټ سیکرټری چې کوم آرډر کړے دې چې هغه غیرقانونی دې هغه زه تاسو ته درلیږم، تاسو ئے پخپله اوګورئ، هغه مکمل غیرقانونی دې۔ هغې کښې داسې هیڅ نشته، هغه د آرډیننس کهلم کهلا خلاف ورزی ده او خپل اختیاراتو نه تجاوز کوی۔ هغه ته بار بار سیکرټری لوکل ګورنمنټ دا اولیکل چې د دې نوټیفکیشن چې کوم عدم

اعتماد شوې دی هغه په Within three days کښې کوه خو چونکه هغه ځان ته وائی، د کرپشن انتهائے اوکړه او په فنډز کښې، د سکولونو په فرنیچرو کښې ئے گھپلے اوکړے، ځان نه ئے All and all جوړ کړے دې۔ که مونږه ورته فون اوکړو نو هغه زمونږه د فون جواب نه راکوی۔ په آفس کښې هغه نه کیښنی نو زما دا التماس دې چې دا دې کمیټۍ ته حواله کړی او د دې شئ دې تحقیقات اوشی او چې کوم Irregularities ئے کړی دی هغې باندې دې کمیټې کیښنی او هغه دې فیصله اوکړی او چې کوم Irregularities ئے کړی دی د هغې نشاندهی به ان شاءالله زه بیا په کمیټۍ کښې کوم۔ تهینک یو۔

Mr. Speaker: Sardar Muhammad Idrees, Minister concerned for Local Government.

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ ہنگو کے ٹاؤن کے بارے میں جو انہوں نے بات کی ہے اس ضمن میں جو طریقہ کار ہے اس کے لئے No confidence motion صرف اور صرف ٹی ایم اے کے دفتر میں ہو سکتا ہے۔ اور جو ایجنڈا اس سلسلے میں ایشو ہوا ہے، پہلے جو ڈی سی او نے کیا ہے وہ دوبارہ چیلنج نہیں ہو سکتا اور اس ضمن میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے جو مؤقف اپنایا ہے وہ مؤقف درست ہے اور اس کے لئے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے ان کو واضح طور پر یہ کہا ہے کہ اگر آپ دوبارہ عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں تو تین دن کا نوٹس دے کر آپ وہ پیش کر دیں۔ اور وہ اس وجہ سے چونکہ دوبارہ جب، ڈی سی او کے دفتر میں پانچ افراد تھے اور ٹی ایم اے ہنگو کے دفتر میں وہاں پر چار افراد تھے تو یہ پھر ممکن نہیں تھا۔ اس طرح سے ایک نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا کہ لوگ پھر مختلف دو جگہوں پہ، جہاں پر لوگ زیادہ ہونگے وہاں پر اس طرح کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کو روکنے کے لئے ایک مستقل پالیسی اپنائی گئی کہ آئندہ ٹاؤنز ٹی ایم اے تحصیل یا ٹاؤن کے خلاف جو بھی عدم اعتماد ہو گی وہ ان ہی کے دفتر میں ہو گی اور اگر وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا کوئی مسئلہ ہو گا تو ہم متعلقہ ایس پی کو ایس ایچ او کو وہاں کے لاء اینڈ آرڈر کو قائم رکھنے والے جو ادارے ہیں، ہم ان کو کہیں گے کہ وہاں پر Ensure کریں اور جہاں تک بدعنوانی کا تعلق ہے، کرپشن کا تعلق ہے تو اس کے لئے آڈٹ موجود ہے۔ اس کے سپیشل انسپکشن کے لئے لوکل گورنمنٹ کمیشن کے ممبران بھی موجود ہیں، وہ ہم وہاں پر بھیجیں گے اور ہم اس سلسلے میں کسی کو Spare نہیں کریں گے۔ کرپشن کے مسئلے پر ہم کسی کو Spare نہیں کریں گے۔ تیسری بات جو میں کہنا چاہ

رہاہوں وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ اس سلسلے میں بالکل Impartial ہے اور ہم نے Impartiality ابھی تک برقرار رکھی ہوئی ہے کہ ہم کسی کے خلاف تحریک عدم اعتماد کو روکنے میں یا اس کو جاری کرنے میں Interested نہیں ہیں۔ ہم چاہ رہے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت تمام ادارے اپنا اپنا کام کریں اور ان شاءاللہ ہم ان کے ساتھ Impartiality کو برقرار رکھیں گے۔ تھینک یو جی۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! وزیر بلدیات صاحب نے خوب عرض فرمایا لیکن میری عرض یہ ہے کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ ڈی سی او صاحب کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ میٹنگ کال کریں؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ڈی سی او چونکہ وہاں پر ایک ذمہ دار افسر ہے اور جو پہلا آرڈر ایشو ہوا ہے وہ مجھے نہیں معلوم کہ ڈی سی او کو اگر ٹی ایم او ریکویسٹ کریں تو اس وقت ان پر آرڈر ایشو کر سکتا ہے لیکن جو دوسرا آرڈر۔۔۔۔۔

جناب عتیق الرحمان: آپ سر مجھے یہ بتائیں کہ ڈی سی او صاحب کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ میٹنگ کال کریں؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ڈی سی او کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ڈی سی او کے پاس As such کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنے دفتر کے اندر میٹنگ کال کرے لیکن اس کا جو Proper طریقہ کار ہے وہ میں نے بتا دیا ہے اور اگر ڈی سی او نے اس ضمن میں قانونی۔۔۔۔۔

جناب عتیق الرحمان: سر! میرا یہ کوسچن ہے کہ ڈی سی او کے پاس یہ اختیار ہے یا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جناب شہزادہ، عتیق الرحمان صاحب پلیز، جناب شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): بڑا Simple سا سوال معزز ممبر نے کیا ہے وزیر بلدیات صاحب سے کہ کیا ڈی سی او کو یہ اختیار ہے کہ وہ میٹنگ کال کر سکے۔ اگر اسے نہیں ہے تو He cannot call the meeting، سمپل سی بات ہے۔ یہ ہاں اور نہیں میں جواب دیں۔

جناب عتیق الرحمان: نہیں ہے تو اس نے میٹنگ کال کی ہے، سپیکر صاحب کی میز پر پڑا ہوا ہے، آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ جب اس کا یہ اختیار بھی نہیں ہے، پہلے تو اس نے ٹی ایم اے آفس میں اجلاس طلب کیا اس کے بعد اس نے اپنے دفتر میں کس طرح طلب

کیا۔ وہاں پر روزنامچہ رپورٹ پڑی ہوئی ہے۔ اس میں ایس پی صاحب نے کلیر کٹ لکھا ہوا ہے کہ ہمیں یہ Instructions تھیں کہ آپ ٹی ایم اے آفس جائیں۔ جب ہم ٹی ایم اے آفس گئے تو نو بجے ایک اور آرڈر ایشو ہوا کہ آپ ڈی سی او آفس جائیں، تو یہ کیا ہے؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس ضمن میں یہ کیس Already لوکل گورنمنٹ کمیشن میں آچکا ہے اور ڈی سی او کو یہ کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ ٹی ایم ایز کے عدم اعتماد یا اعتماد کے سلسلے میں کوئی بھی میٹنگ کال کریں۔ تو لوکل گورنمنٹ کمیشن اس کو دیکھے گا، اگر وہ اس کا مرتکب ہوا تو یقیناً اس کی خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب عتیق الرحمان: اس کو سر کمیٹی کے حوالے کیا جائے کیونکہ یہ تو غیر قانونی ہے۔ غیر قانونی کام اس نے کس طرح کیا ہے؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: لوکل گورنمنٹ کمیشن ایک ایسا ادارہ بنا ہوا ہے جو لوکل گورنمنٹ کے معاملات کو، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت ہم اس کو چلانا چاہتے ہیں اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت ایسا کوئی بھی Conflict ہو، ایسا کوئی بھی Misunderstanding ہو، ایسی کوئی بھی بات ہو، ایسی کوئی بھی Irregularity ہو تو لوکل گورنمنٹ کمیشن کے تحت ایک ادارہ ہے جو ان تمام پہلوؤں کو دیکھ کر تمام Aspect کو دیکھ کر یہ Determine کرے گا کہ یہ کام ٹھیک ہے یا ٹھیک نہیں ہے۔ تو پھر ہم چیف منسٹر کو اس سلسلے میں Recommendations بھیجیں گے کہ یہ------

قائد حزب اختلاف: سر! عدم اعتماد کے سلسلے میں یا کسی بھی لوکل گورنمنٹ کی Institution کے Function میں کمیشن Figure نہیں کرتا۔ جہاں پر لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ لوکل گورنمنٹ کی Institutions کے اندر اختلاف آجائیں، Elected representatives کے اندر اختلافات آجائیں یا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو Follow نہ کیا جا رہا ہو تو وہاں پر ٹھیک ہے یا کوئی انکوائری Conduct کرنی ہو یا انکا Conduct دیکھنا ہو تو ٹھیک ہے لوکل گورنمنٹ کمیشن، لیکن جہاں پر سر Institutional معاملات ہوں تو Elected forum ہے وہاں پر، ڈی سی او کو مداخلت کا حق کیا پہنچتا ہے۔ The members can decide for themselves. یہ democratic Institutions ہیں، یہاں پر کوئی مداخلت

نہیں کر سکتا جیسا کہ صوبائی اسمبلی کے کام میں کوئی Undemocratic element نہیں دخل دے سکتا۔ اسی طرح اس میں بھی کوئی نہیں دے سکتا سر۔ قانون کو Follow کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! Simple سی بات ہے۔ انہوں نے کوئسچن کیا کہ ڈی سی او نے جو ایکشن لیا کیا وہ اس کا قانونی حق تھا؟ منسٹر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ نہیں تو بات ختم ہو گئی۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے جو اختیار استعمال کیا ہے، جو کام کیا ہے وہ Null and void automatically ہو گیا کیونکہ جب اس کے پاس اختیار ہی نہیں تھا تو پھر وہ کیسے یہ سارا کام کر سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ ڈی سی او نے جو کام کیا ہے وہ Null and void ہے، اس کی قانون میں کوئی حیثیت نہیں ہے اور Further proceeding کی جائے۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): اگر آپ کی اجازت ہو؟

جناب بشیر احمد بلور: یو منټ د پارہ۔

جناب سپیکر: جی بشیر احمد بلور۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دا زمونږ منسټر خبرہ اوکړہ چې دا کمیشن بہ فیصلہ کوی نو مونږ دا خپل لا سونہ ولے کټ کوؤ؟ او کمیشن تہ او بل تہ ورکوؤ۔ دا صوبائی اسمبلی دہ، دیکښې یو کمیټی جوړہ دہ، زمونږہ د بلدیاتو کمیټی شتہ نو پکار دا دہ چې دومرہ غیرقانونی کار شوې دې، یو څنګہ چې دوئی اووئیل چې ډیر Responsible افسر دې، هغہ ډیر افسر یو غلط کار کوی نو پکار دہ چې کمیټئ تہ حوالہ شی او Thrash out شی۔ هغہ خو Vote of confidence خو تاسو تہ پتہ دہ، سیاست خو دا دې چې Vote of no confidence اوس فیصلہ کیږی او بیا چې یو ورځ تیرہ شی نو بیا خلق بلے پارټئ تہ لاړ شی۔ بیا بل No confidence vote نو هغوې چې کومہ خواری No confidence د پارہ کړے وہ هغہ خو ټولہ ختمہ شوہ۔ ولے چې هغہ ټائم ملاؤ شو نو هغہ خلق بہ ئے بیا واپس کړے وی۔ نو ډی سی او خو هغہ Vote of no confidence خو سبوتاژ کړو۔ نو

پکار ده دې باره کښې کمیټې دې کیښنې، فیصله دې اوکړي۔ دا یو جمهوري طریقه ده چې تائم ملاؤ شي بیا خو هغه هر څه ختمیږي۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جناب سپیکر! معزز رکن نے یہ کہا یہ کمیشن کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ لوکل گورنمنٹ کمیشن میں، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں کمیشن کے یہ دائرہ اختیار میں ہے، اس طرح کے جتنے بھی کام ہوں۔ جہاں بھی کہیں یہ Irregularity ہو چونکہ یہ Irregularity کے ضمن میں آتا ہے اور کہیں پر بھی کوئی بھی اس طرح کی بات ہو، جہاں پر ڈسٹرکٹ، کیونکہ جو ڈی سی او ہیں، ڈی سی اوز ہیں اور جو ڈسٹرکٹ ناظم ہیں یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی Composition میں آتے ہیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور تحصیل ٹی ایم ایز کے درمیان اگر کوئی بھی Conflict ہو تو یہ کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ وہاں پر اس کو Elaborate کرے۔ اس کو واضح کرے اور اس کے اندر Decision کرے اور وہ Decision چیف ایگزیکٹیو آف دی پراونس کو Recommend کرے اور پھر Chief Executive of the Province کو جو ہم Recommend کریں گے، اس کے مطابق یا اپنے طور پر جو بہتر سمجھتے ہیں اس کے بارے میں Decision کریں گے۔ تو یہ کلیر کٹ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی Jurisdiction میں ہے۔ معزز رکن مجھے بتائیں کہ یہ کونسی لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی اور کس شق کے تحت یہ کہہ رہے ہیں ----

قائد حزب اختلاف: میں بات کرتا ہوں سر۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: پلیز، مجھے پہلے بات ختم کرنے دیں۔

جناب سپیکر: ان کا مؤقف سنیں پھر آپ جواب دیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: تو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے مطابق میں بات کر رہا ہوں اور یہ لوکل گورنمنٹ کمیشن کی Jurisdiction کے اندر ہے کہ اس کے درمیان کوئی بھی بات ہو ہم اس کو، اور میں کہہ چکا ہوں کہ اگر ڈی سی او کے وہ لیٹرز آپ کے پاس موجود ہیں، میرے پاس تو موجود نہیں ہیں تو اس کے خلاف ہم لوکل گورنمنٹ کمیشن میں اس کو بلا کر، اس کی ہم Hearing کر کے اس کے بعد ہم Chief

Executive of the Province کو Recommendations بھیجیں گے کہ اس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کے بعد کوئی ایسی بات رہ جاتی ہے۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: شاد محمد خان۔ شاد محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: عرض دا دې چې نن خو ډيره تلخي پيدا ده څه وجه ده، په دې اسمبلئ کښې۔

جناب سپیکر: تلخي خو نشته۔

جناب شاد محمد خان: ډيره زياته خشکي ده۔ او دا به لږے شی په چايو۔ ټائم ئے هم دې۔ دولس بجے دی۔ ستنے سورے دی۔ د چايو وقفه اوکړئ چې لږ Fresh شو۔ بيا به کوو دغه لا نجے۔ دا نه ختميږی۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہ انہوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی

قائد حزب اختلاف: یہ کیا ہے۔ This does not pertain to a conflict between the council or anything. یہ ایک غلط آرڈر کیا گیا ہے۔ Sabotage کرنے کے لئے، لوکل گورنمنٹ کی کارروائی کو اور ایک سرکاری ملازم نے کی ہے۔ کسی لوکل کونسل نے نہیں کی ہے۔ And it is proved by what the honourable member has said in the house. It is proved and he believe an the honourable member. کسی بھی ممبر پر ہم ان شاءاللہ تعالی یہاں پر Believe کرتے ہیں۔ اور اگر اس نے مداخلت کی ہے جو کہ منسٹر لوکل گورنمنٹ نے خود۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر نے۔

قائد حزب اختلاف: تسلیم کیا ہے کہ اسے یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ اگر اسے یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ تو ہم چیف منسٹر صاحب سے درخواست کریں گے کہ وہ مداخلت کریں اور جس نے اپنے اختیار کو غلط استعمال کیا ہے اس کے خلاف کارروائی کریں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی تھیک شو۔

جناب ظفر اعظم: (وزیر قانون وصنعت): یہ بالکل ٹھیک ہے۔یہ توبقول ہمارے منسٹر بلدیات اور Last میں ہمارے ایم پی اے صاحب نے بھی خود فرمایا کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے اس کو خط لکھا ہوا ہے کہ DCO کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اجلاس منعقد کریں کیونکہ DCO نے ایک۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن جو کام غلط کیا ہے تو اس کے سلسلے میں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: اس سلسلے میں کمیشن اپنی رپورٹ لوکل گورنمنٹ کو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! یہ ہمیں کمیشن کی طرف لے کر جارہے ہیں۔ کمیشن کی طرف لے کر جارہے ہیں۔1973 کے رولز کے تحت وہ گورنمنٹ سرونٹ ہے۔اور اس کے خلاف کارروائی 1973 رولز کے تحت ہونی چاہیئے۔ کمیشن میں لے کر جائیں گے تو بات اور لمبی ہو جائیگی۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: میں اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جو Composition ہے۔ Section 17of the local Govt:ordinance i.e. The EDO, s DCO,s and the Distt: Nazims اور وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔ that is

جناب سپیکر: سردار صاحب! پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ سردار صاحب! آپ سے میں استدعا کروں گا کہ آپ اس معزز ایوان کے معزز رکن ہیں اور پھر منسٹر بھی ہیں۔ برائے مہربانی آپ اس معزز ایوان کے اختیارات کسی اور کو نہ دیں۔ (تالیاں) آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ DCO نے کام غلط کیا ہے۔ جب DCO نے کام غلط کیا ہے۔ تو جسطرح معزز رکن نے اعتماد کیا لیڈر آف دی ہاؤس پر کہ وہ خود اس سلسلے میں اس کی چھان بین کریں۔ تو میرا یقین ہے کہ چونکہ وہ متفقہ طور پر اس ایوان کے لیڈر آف دی ہاؤس ہیں۔ اور ہاؤس کو اس فیصلے سے آگاہ کریں گے۔

(تالیاں)

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، قاری عبداللہ بنگش صاحب۔

قاری عبداللہ: شکریہ جناب سپیکر۔DCOہنگو کے بارے میں بات چلی ہے چونکہ یہاں پر تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔۔۔

قاری عبداللہ: ایک وضاحت کرتا چلوں کہ مذکورہ DCOصاحب مکمل طور پر مطلق العنان آمر بنے ہوئے ہیں اور میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس قاری عبداللہ بنگش صاحب یہ بات اس سلسلے سے متعلق نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بس بات ختم ہو گئی ہے۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہےDecisionآ گئی ہے۔

قاری عبداللہ: میں تحریک استحقاق لانے کو تیار ہوں اس سلسلے میں اور اسکو OSDبنایا جائے، اس کے خلاف انکوائری کی جائے۔ میرے پاس تحریری ثبوت موجود ہیں کہ جنہوں نے۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: جمشید خان صاحب! مونږ خو لا خبره د شروع کړے نو مطلب دې۔

جناب جمشید خان: یو منټ خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: جی۔جی

جناب جمشید خان: یو دا خبره کومه چې سحر 9بجے یا 9:30بجے ټائم دې او مونږ په یوولس بجو سیشن شروع کړو۔ اوس په 12بجو مونږ چهټی کړې ده او په سوا ایک باندې شروع کوو نو آخیر ددې قوم سره هم څه انصاف پکار دې۔چې آخر مونږه خو د خپل یو شے چې مونږ ته حق ملاویږی هغه داده چې مونږ ته خپل ټی اے ډی اے مکمل ښه ملاویږی او دهغې سره مونږه انصاف نه کوو نو زما په خیال دا به ډیره بده خبره نه وی چې مونږ د خپل ټائم خیال اوساتو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: زما په خپل خیال خو د دې جواب به زما دا رونړه په Front Benchesچې ناست دی دوئی به ورکړی آو چې یعنی څه هم ددې ایوان خبره وه

هم د دې دو کروړ عوام خبره وه۔ نو دا Explanationخو زه جناب عبدالاکبرخان ته وائیم چې دا دې پیش کړی دا جناب عبدالاکبرخان صاحب۔

جناب جمشید خان: تا دا پوائنٹ آف آرډر واوریدو چې یره تاسو د ټائیم پابندی نه کوئی چې تاسو، مطلب دا دې چې میټنګ وو اوڅه چل وو۔ چې دعوامو خبره وه که څه چل وو۔

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں ذرا آپ۔

جناب عبدالاکبرخان: جناب سپیکر آپ کی بات صحیح ہے کہ بعض چیزیں ہوتی ہیں۔ جو چیئر کے ساتھ Discussکرنی ہوتی ہیں۔Importantچیزیں ہوتی ہیں تو شاید آنریبل ممبر کو پتہ نہیں لیکن انکا جو لیڈر تھا وہ اس میٹنگ میں موجود تھا اور بہت Important Meetingتھی۔ تو اس میں ہم نےDiscussionکی۔اس میں ساری سیاسی جماعتوں کے پارلیمنٹری لیڈرز موجود تھے،تو میرے خیال میں جب آنریبل ممبر کو ہم بتادیں گے تو۔۔۔۔

جناب خلیل عباس: په دیکښې به صرف دده دا مسئلے Discussکیږی۔نور خلق به بیا هسې ناست وی جی نو۔

جناب جمشید خان: سر زما دا خبره چې سحر خو دا نه Discussکیده۔ سحر خو هم په یولس بجو شروع شو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر بشیر احمد بلور صاحب بھی اس کے بارے میں کچھ کہیں کہ وہ ویسے ہی بیٹھے تھے یا کیونکہ پریس والے بھی اوپر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکرصاحب! خنګه چې زما رور خبره اوکړه دا رښتیا خبره ده چې مونږ سحر یولس بجے اجلاس شروع کوو هغه ډیر لیټ کوو پکارداده چې مونږ اجلاس له په صحیح ټائم راشو او دا اوس چې کوم Delayشو دا هغې باره کښې داسې ده چې دا څه داسې کمیټی وه دلوکل ګورنمنټ په باره کښې دهغې کمیټی میټنګ په باره کښې مونږ تلی وو، سپیکر صاحب سره او لاءمنسټر صاحب هم موجود وو۔منسټر بلدیات هم موجود وو۔ په هغې باندې دا چې کوم نوئے بل پیش کیږی په هغې باندې مونږ Discussکولو په دې وجه باندې دا موجوده میټنګ چې دې دا په دې وجه باندې لیټ شو۔

جناب نثار صفدر خان: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: ان شااللہ کل صبح۔ مطلب یہ ہے کہ میں ابھی جب اجلاس کو Adjourn کروں گا تو ان شااللہ میں کہوں گا۔ آپ سے استدعا کروں گا۔

Mr. Abdul Akbar Khan MPA, to please move his adjourned motion No, 216, in the House.Mr Abdul Akbar Khan, MPA, please. اس کے بعد نثار صفدر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ روزنامہ مشرق مورخہ 26-8-2003 میں شائع ہوا ہے۔ چونکہ یہ انتہائی اہم خبر ہے اس لئے کارروائی روک کر ناظمین کے اس مطالبے پر بحث کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر! میں مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے اس اہم ایڈ جر نمنٹ موشن کو پیش کرنے کا موقع دیا۔ یہ Basically اخبار میں یہ خبر آئی تھی کہ سرحد یونین ناظمین نے اجتماعی استعفے دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور ہم کافی دنوں سے یہ سن رہے ہیں اور اخباروں میں بھی یہ آرہا ہے کہ یونین کے ناظمین کبھی Agitation پر آتے ہیں کبھی استعفوں کی بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ہم ایک چیز پر حیران ہیں کہ یہاں پر ایک سسٹم موجود ہے اور اس سسٹم میں طریقہ کار موجود ہے کہ استعفے کس کو دیئے جائیں گے لیکن اس سے پہلے ضلعی ناظمین نے صدر کو استعفے پیش کیے اور ابھی یونین کے ناظمین بھی صدر کو استعفے پیش کرنے کا مطالبہ کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ اگر واقعی وہ استعفے دینا چاہتے ہیں یا اس سے پہلے لوگ استعفے دینا چاہتے تھے تو اس کے لئے ایک Proper Forum موجود ہے جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں دیا گیا ہے لیکن اس سے ہٹ کر یہ پتہ نہیں کونسا طریقہ ہے کہ یہی طریقہ استعمال کیا جارہا ہے اور جناب سپیکر یہ لوگ تو گورنمنٹ آرڈیننس کے Under ہیں۔ اگرچہ یہ جمہوریت کی روح کے خلاف ہے کیونکہ جناب سپیکر! ہمیشہ دنیا میں جو بھی نظام ہے تو اس میں عدم اعتماد وہ لوگ کرتے ہیں جو اعتماد کرتے ہیں یعنی جو کسی پر اعتماد کرتا ہے وہ اسی پر عدم اعتماد بھی کرتا ہے۔ لیکن یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر کی خرابی ہے کہ اس نے ان لوگوں کو جنہوں نے ان پر اعتماد نہیں کیا ہے۔ یعنی کونسلرز یونین کونسل کے کونسلرز کی میری مراد ہے۔ جناب سپیکر! ان کو Vote of no confidence کا حق دیا اب ہم اس میں کیا کریں، یہ صوبائی اسمبلی یہ

صوبائی حکومت، ہمارے تو ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ ہم تو اس میں Impliedly اشارتاً اور کنایتاً بھی اس میں ترمیم نہیں کر سکتے۔ اگر ہمارے پاس یہ اختیار ہوتا اگر اسی صوبائی اسمبلی کے پاس یہ اختیار ہوتا جو اس کا بنیادی اختیار ہے جو اس کا آئینی اختیار ہے جو اس کا قانونی اختیار ہے، وہ اختیار اگر ہوتا تو شاید ہم اس سسٹم میں یہ جو خامی ہے کہ جو اعتماد نہ دینے والوں کو عدم اعتماد کا حق دیا گیا ہے اسکو، کیونکہ یونین کا ناظم Direct ووٹ سے Elect ہو کر آتا ہے اور یہ دنیا کا قانون ہے کہ جو بھی کسی کو Elect کرتا ہے اگر آپ کو اس ہاؤس نے Elect کیا ہے جناب سپیکر تو صرف یہ ہاؤس آپ پر عدم اعتماد کر سکتا ہے۔ اگر چیف منسٹر کو اس ہاؤس نے چیف منسٹر بنایا ہے تو یہ ہاؤس ان پر عدم اعتماد کر سکتا ہے۔ دوسرا کوئی فورم ہے ہی نہیں کہ وہ عدم اعتماد کر سکے اس لئے چونکہ یونین ناظمین Direct الیکشن سے منتخب ہو کر آئے ہیں اس لئے کونسلرز کا ان پر عدم اعتماد نہ صرف انسانیت کی بلکہ قانون کی خلاف ورزی ہے لیکن ہم اس لئے مجبور ہیں جناب سپیکر! کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں اچھائی لائیں ہم چاہتے ہیں کہ اس نظام میں جو خامیاں ہیں، جو غلطیاں ہیں انکو نکالیں۔ لیکن ہم کیا کریں۔

جناب سپیکر: فیصل زمان صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اچھا۔۔۔۔(قہقہہ)۔

Sardar Idress Sahib, honourable Minister for Local Bodies, please.

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جناب سپیکر، معزز رکن جناب عبدالاکبر خان صاحب نے جس طرف توجہ دلائی ہے یہ یقیناً بہت اہم مسئلہ ہے۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی سیکشن 83 کے تحت یونین کونسل کا ناظم اگر وہ استعفیٰ Resignation اگر Tender کرنا چاہے تو وہ ڈسٹرکٹ نائب ناظم کو کرے گا لیکن اس سے پہلے بھی جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ ناظمین نے بھی استعفے دیئے اور بالکل میں اس بات سے متفق ہوں کہ جو ادارہ ان کو منتخب کرتا ہے جو ان کا Elected role ہوتا ہے وہی اسکے خلاف عدم اعتماد پیش کر سکتا ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت یہ Schedule vi کے اندر شامل کیا گیا ہے اور رول 268 کے تحت اس کو تحفظ حاصل ہے۔ جس کے تحت، بالکل انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ Impliedly and expressively ہم اس کے اندر کوئی Alternation یا کوئی امنڈمنٹ نہیں کر سکتے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ Entirely میں اس اسمبلی کے اندر تمام ارکان اسمبلی کے سامنے یہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ صوبائی خود مختاری پر حملہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ صوبائی اسمبلی کا حق ہونا چاہیئے

کہ ایک صوبائی مسئلے کو اپنے صوبے کی ضروریات کے مطابق اس کی روایات کے مطابق اور اس نظام کے اصلاح کے لئے اس کے اندر بنیادی تبدیلیاں کرے لیکن چونکہ بنیادی تبدیلیوں کا یا اس کے اندر امنڈمنٹ کا ہمارا حق ہم سے چھین لیا گیا ہے Basic rights that have already been reserved لہذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کے جو بنیادی نقائص ہیں۔ وہ ہم نے N.R.B کو بھی کہا ہے کہ اسکے اندر President Sahib سے ضرور اس کی Permission لے لیں تاکہ ایک تو Accountability آسان ہو دوسرا Resignation کے لئے ایک طریقہ کار ہو اور اسی کے مطابق عمل کریں اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی خود اگر ناظمین خلاف ورزی کریں گے تو ان کے خلاف بھی میں سمجھتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی کارروائی ہونی چاہیئے اور ابھی یونین کونسل کے ناظمین نے عدم اعتماد کے حوالے سے جو بات کی ہے اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر ان کو Favour دی گئی ہے کہ Majority of the total Membership ان کے خلاف عدم اعتماد لا سکتی ہے اور اس کے لئے جو Criteria مقرر کیا گیا ہے کہ گیارہ ممبر اگر انکے خلاف ہوں، ایک یونین کونسل کے ناظم کے خلاف تو اسکے خلاف عدم اعتماد ہو سکتی ہے لیکن یہ 21 ممبران کا ایک بہت بڑا ہاؤس ہے۔ اور پھر اس میں چار Neighborhood village hood کے بھی وہ چار ممبران اور انکو بھی خوش کرنا اسکا کام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ مختصر سے فنڈ کے اندر یہ قوم کے پیسوں کا ضیاع ہے کہ ایک یونین کونسل کا ناظم پچیس افراد کو خوش کرے گا اور اس میں سے جو بھی اس سے ناراض ہو گا تو تھوڑے سے ووٹوں کی ہیر پھیر سے اس کے خلاف عدم اعتماد، یعنی وہ ہر وقت عدم اعتماد کا شکار ہو گا لہذا میری یہ گزارش ہے کہ یہ ہاؤس ایک متفقہ طور پر ایسی کوئی چیز لائے تاکہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر ترامیم کا یا پولیس آرڈیننس میں ترامیم کا اس ہاؤس کو اختیار ہو تاکہ عوامی خواہشات کے مطابق ہم عوام میں کیونکہ عوام نے ہمیں منتخب کیا ہے کہ ہم عوامی خواہشات کے مطابق جو بھی فیصلہ کریں اس کے اندر اس کا عکس نظر آئے، عوامی جذبات کا عکس نظر آئے ابھی آپ دیکھیں کہ روزانہ آپ اخبارات میں پڑھ رہے ہیں کہ ہر یونین کونسل کے اندر عدم اعتماد ہو رہی ہے ہر ٹاؤن کے اندر عدم اعتماد کی بات چل رہی ہے اور ہر ڈسٹرکٹ کے اندر عدم اعتماد، میں سمجھتا ہوں کہ یہ سسٹم بہت کھوکھلا ہے اور اس کو منظم اور بہتر کرنے کے لئے صوبائی اسمبلی کو یہ اختیار ہونا چاہیئے

کہ وہ اس کے اندر ضروری Amendment لائے اپنے حق کو استعمال کرے اور اس کی بنیادوں کو مستحکم کرے میں ان ہی الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا اور میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اسمبلی کو اپنا یہ حق ملنا چاہیئے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے ساتھ اس حد تک متفق ہوں کہ یہ صوبائی اسمبلی ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے صدر سے مطالبہ کرے کہ جو اس صوبائی اسمبلی کا یا صوبائی اسمبلی کے ممبران کا آئینی اور قانونی حق ہے کیونکہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس نہ تو Concurrent list میں ہے۔نہ Federal legislative list میں ہے اور جو چیز ان دونوں لسٹوں میں نہ ہو تو یعنی پورے کا پورا اختیار صوبائی اسمبلی کا ہے تو ہم ایک Resolution draft کرتے ہیں اور اس میں ہم مرکزی حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ صدر صاحب ہمیں یہ اختیار واپس کریں جو کہ ہمارا آئینی حق ہے اور وہ اس لئے جناب سپیکر! کہ یہ تو ایک خبر تھی جس پر میں نے ایڈ جرنمنٹ موشن Move کی آپ یقین کریں کہ اس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر اتنی خامیاں ہیں کہ جو وقت کے ساتھ ساتھ Crop up ہو کر اوپر آرہی ہیں تو صوبائی اسمبلی کو اس میں اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ اس میں امنڈمنٹ کرے۔ تو میں متفق ہوں وزیر صاحب کے ساتھ کہ ایک ڈرافٹ بنا کر اس اسمبلی سے اس کو پاس کرائیں تھینک یو جناب سپیکر۔اس کے بعد پھر میں زور نہیں دوں گا۔

جناب سپیکر: اچھا Not press جناب نثار صفدر صاحب! آپ میرا مطب یہ ہے کہ بار بار کھڑے ہو رہے ہیں کیا مسئلہ ہے؟

جناب نثار صفدر خان: بہت مہربانی سپیکر صاحب کہ آپ نے آج تیسرے دن مجھے موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر: آج تو اجلاس کا دوسرا دن ہے۔

جناب نثار صفدر خان: نہیں، اجلاس کا دوسرا دن لیکن یہاں پر۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: Sorry کہیں۔

جناب نثار صفدر خان: سر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں وہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد آپ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: کیا یہ ایڈ جرنمنٹ موشن ہے یا کال اٹنشن ہے یا کوئی۔

جناب نثار صفدر خان: میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب بشیر احمد بلور: میری ریکویسٹ ہے کہیں جی۔

جناب نثار صفدر خان: ریکویسٹ ہے سر۔ وہاں پر پولیس سٹیٹ بنی ہوئی ہے ہمارے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں غریب لوگوں کو روز تنگ کیا جا رہا ہے ہمارے جو ناظم ہیں یونین کونسل کے وہ اگر کسی بندہ کو چھڑانے تھانے جاتے ہیں تو اسکو بھی وہاں پر بٹھا دیا جاتا ہے میرے اپنے حلقہ کے تھانے میں میرے نائب ناظم وہاں پر گئے تو پولیس کو کہا ہے کہ اس بچے کو چھوڑ دو اور اس نائب ناظم کو بٹھا دو ہمارے ساتھ سر وہ زیادتیاں کر رہے ہیں، ڈی آئی جی صاحب زیادتی کر رہے ہیں، اے ایس پی صاحب زیادتی کر رہے ہیں۔ سر! یہ میرے پاس ایک ایف آئی آر پڑی ہوئی ہے جس میں۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں نثار صفدر جدون صاحب لاء اینڈ آرڈر۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: میری ایک ریکویسٹ ہے کہ ان کی جو پرابلم ہے کہ اگر آپ مہربانی کریں تو سینیئر منسٹر صاحب سے ان کی ملاقات کرا دیں تو بہتر ہے کہ یہ اپنے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بات بھی ہے کہ Law and Order situation کا آئٹم بھی ایجنڈے پہ موجود ہے، اس پر وہ بھی بول سکتے ہیں اور سینیئر منسٹر صاحب سے آپ مل لیں تو میرے خیال میں وہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

محترمہ منیبہ شہزادہ منصور الملک: جناب سپیکر! آنریبل سپیکر کیا ہمارے صوبے میں عورتوں کی کوئی غرت ہے؟ آپ مجھے یہ بتائیں Saturday کے دن میں اسمبلی Attend کر کے گھر جا رہی تھی کہ ایک اے ایس

پی نے مجھے روکا اس نے بورڈ بھی نہیں دیکھا ایم پی اے کا اور اس نے میرے ساتھ بہت زیادہ بدتمیزی کی اور چالان بھی کر دیا، اس کو کس نے یہ حق دیا ہے؟ کیا یہ زیادتی نہیں۔۔۔۔

محترمہ زبیدہ خاتون: سپیکر صاحب! میرے ساتھ بھی یہ مسئلہ ہوا ہے۔ بالکل کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، آپ بیٹھ جائیں میں بات کرتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پولیس کے رویئے کے خلاف میں نے C.T.P کو دس ہزار دفعہ کہا ہے لیکن ہمیں کبھی کوئی کال موصول نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے محترمہ آپ ایسا کریں۔۔۔۔

محترمہ منیبہ شہزادہ منصور الملک: میں نے اس کے خلاف تحریک استحقاق جمع کرادی ہے۔

جناب سپیکر: بس جب جمع کی ہے توان شاءاللہ وہ آئے گی، وہ آئے گی آپ تسلی رکھیں، وہ آئے گی۔ ویسے آپ کے بہت حقوق ہیں کیونکہ آپ مردوں کے ووٹوں سے منتخب ہوئی ہیں اس سے مزید اور ہم آپکو کیا اختیارات دے سکتے ہیں۔۔۔۔

(قہقہے)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No.7.Call Attention Notices. Mr. Abdul Akbar Khan,MPA and Dr. Muhammad Saleem, MPA, to please move their joint Call Attention Notice No.401, in the House. Mr. Abdul Majid Khan MPA, please, No.409, 409.

عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد خان: جناب سپیکر ! تاسو چې ماته کوم نمبر اووئیل نو هغه 423 دې۔

جناب سپیکر: نو زما سره خو409 دې۔ یا423 اوس کوم یو به تهیک وی زه نه پوهیږم۔423 دې؟ نذیر صاحب دا اوګوره کنه ما خو به غلط نه ئی وئیلے409,409 دې۔

جناب عبدالماجد خان: 409۔

جناب سپیکر: 409۔

جناب عبدالماجد خان: زه جناب عالی! په دیکښې یو ګزارش کوم-----

(شور)

Mr. Speaker: Please Order, Order please.

شہزادہ گستاسپ خان صاحب! آپ اپنی سیٹ پر چلے جائیں۔ پلیز۔

جناب عبدالماجد خان: پرون نه مونږه شپږ آتو ممبرانو یو توجه دلاؤ نوټس ورکړے وو چې هغه ډیره لویه او اهمه خبره وه هغه تاسو د نن ورځے د پاره ملتوی کړه خو هغه نن نه دې راغلے۔

جناب سپیکر: کوم؟

جناب عبدالماجد خان: دا 423۔

جناب سپیکر: هغه آئټم چې دې هغه په ایجنډا باندې Already پروت دې۔ چې کوم د لا ء اینډ آرډر سره متعلق دې ایډجنرنمنټ موشن، کال اټنشن نوټسز هغه د هغې ایجنډے سره مونږه Clip کړی دی ان شا ءالله هغه راځی۔

جناب عبدالماجد: ډیره ښه ده جی۔

جناب سپیکر: هغه Tobacco cess والا خبره کوے کنه؟

جناب عبدالماجد: "یہ اسمبلی ایک اہم اور فوری طور پر حل طلب مسئلہ کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ آبیانہ یا زرعی ٹیکس کی وصولی پٹواری آبپاشی کے ذریعے کی جاتی ہے جو کہ ایک دشوار گزار کام ہے اور پٹواری کے اس اضافی کام میں الجھنے سے آبپاشی کے نظام اور کارکردی میں خلل پیدا ہونے کا خطرہ ہے، لہذا متبادل طریقہ کار اپنانے کی ضرورت ہے"۔ محترم نن سبا کښې آبپاشی پټواریانو ته د مالیئے او د زرعی ټیکس دغه حواله شوې دې۔ هغوې هغه خپل کار سر ته نشی رسولے او دا دومره ګران کار دې چې دا زرعی ټیکس یا آبیانه وصولول دی نو دا مخکښې هم ملکانانو وصلوله لیکن دائے دوی ته حواله کړې ده نو په دغه بنیاد باندې جناب هغوې دا دواړه کارونه نشی کولے۔ زمونږه خواهش دا دې چې دوی دې په دې خپل کار باندې اوساتی او د مالیئے یا د آبیانے دغه د پاره دې

هغه جناب عالیٰ چې کوم ملکانان شته یا یو بل طریقه کار دې د هغې د پاره جوړ کړی۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب، حافظ اختر علی صاحب،

جناب اختر علی(وزیر آبپاشی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔حاجی صاحب چې د کومے مسئلے طرف ته معزز رکن توجه راړوے ده نو زمونږ د حکومت، مجلس عمل د قیام نه مخکښې په دې باندې یو فیصله شوې وه چې یره دا آبیانه چې ده د هغې وصولی په صحیح طریقے سره نه کیږی۔ مخکښې دا یو سلسله روانه وه چې دغه ملکانان هغه پوره طریقے سره حکومت ته هغه څیز نه دا خلوی۔ بیا په هغې باندې مشوره دا شوې وه دا خپل محکمے ته، دهغې پټواریانو ته حواله شوې ده۔بهرحال د دوئ که خپل څه مونږه ته په دې باندې تجاویز وی نو هغه دې مونږه ته راکړی او په دې باندې به ان شاء الله بیا کښېنو او محکمے والا سره، دهغوې چې کوم تحفظات دی نو هغه به آپس کښې افهام وتفهیم سره ان شاءالله حل کړو۔

جناب عبدالاکبرخان: جناب سپیکرا دا ماجد خان چې کوم خبره اوکړه جی Technically دا ډیره زیاته اهم خبره ده په دې وجه چې یو آبیانه ده چې هغې ته مونږه Water rate وائیو، یو مالیه ده، لوکل ریټ دې او څنګه چې دوی اووئیل Agriculture income tax دې۔ اوس دا پټواری پخپله باندې ګردآوری چې کوی نو دې، دا ګردآوری د کوی د نهرونوپټواری چې کوم دپېخپله باندې بلکه چې دا دومره دومره آبیانه په ده باندې شوه، مالیانه آبیانه،یو خو اوس هغه سړی له تاسو اختیار ورکړو چې ته Collection هم کوه هغه پخپله باندې په مونږ باندې لګوی هم او پخله باندې ئے Collect کوی هم۔ بلے غاړے ته مالیه چې کومه ده هغه د Revenue Department په Purview کښې راځی، دغه شان لوکل ریټ چې کوم دې هغه د Revenue Department په Purview کښې راځی هغه اختیار راغے د ایرګیشن پټواری ته ما هغه ته ئے اختیار ورکړو نو دا مخکښې نه یو انګریزانو نه چې کوم دد دې ایکټ لاندېچې کوم System وو چې ملکانان به ووهغوې به دا مالئے او آبیانے ، اوس مسټر صاحب وائی چې آبیانه کښې مونږ ته تکلیف وو نو مالئے سره به څه کوے ؟لوکل ریټ سره به څه

کوے Agriculture income tax سره به څه کوے ؟ نور ټیکسونه چې کوم په زمیندارو باندې دی نو د دې یو خپل Proper طریقه کار وو هغه نمبردارانو له به حکومت پنجوتره به ئے ورته وئیل 5% به ئے ورکوله چې تاسو ورته ووئے Collection هغه ورکوله۔ اوس دغه سړے په ما باندې Tax هم لګوی او دغه سړے ئے رانه وصولوی هم۔ مونږه خو حیران یو چې دیکښې څه دغه راغے ؟نو زه جی د دوی Support کومه۔ مهربانی د اوکړی هغه خپل زوړ System دې بحال کړی۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال خبره خو ستاسو د دواړو په کورټ کښې ده یو Law Reforms والا دې او یو Agriculture والا دې نو بس په کور کښې کښېنئ او څه لار ورله راوباسئے۔

جناب عبدالاکبر خان: ډیره ښه ده جی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب! دا خبره واقعی ډیره اهمه خبره ده او زما په خیال چې څنګه تاسو هدایت ورکړو نو مونږه به پرے دا اجلاس نه پس یو میټنګ اوکړو ولے چې دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب ستاسو تجاویز، هغوی خو ورته اووئیل چې څه تجاویز وی، دغه وی۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: پوائنټ آف آرډر جی۔ اجازت دې جی؟

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر زمونږه یو کال اټنشن نوټس ووجی۔

جناب سپیکر: راروان دې جی صبر اوکړئ۔ بس راروان دې دا انور کمال خان دغه کوی زما په خپل خیال۔۔۔۔۔

جناب امیر رحمان: کوم دې نشته دې جی۔

جناب سپیکر: نشته۔ د څه متعلق دې ؟

جناب انور کمال خان: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب امیر رحمان: د تمباکو متعلق دې۔

جناب سپیکر: دتمباکو خوماخبره کړې ده چې هغه راروان دې پخپل دغه باندې۔ Tobacco cess خبره ده کنه؟

ڈاکٹر محمد سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب انور کمال خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر محمد سلیم: دا جی ډیره اهمه مسئله ده دتمباکو دا۔ په دې باندې-----

جناب سپیکر: جی،انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان: زه عرض کوم جی، مونږه چې څه وختے ددې سیشن-----

جناب امیر رحمان: پاسه مړه؟

جناب سپیکر: امیر رحمان خان ټائم درکوم درله۔

جناب امیر رحمان: ښه جی۔

جناب انور کمال خان: مونږه چې کله دا Session Requisition کړے وو نو دهغې د پاره مونږه تاسو ته یو ایجنډا درکړے وه او دهغې ایجنډے په روسره مونږه چې کوم پوائنټ نمبرون وو هغه د سټینډنګ کمیټیو او دهغې Recommendations او دهغې رپورټ په حوالے سره په هاؤس کښې Debate کوؤ۔ جناب مونږه ته دا احساس شته چې نن د اسمبلئ دویمه ورځ ده خو مونږه خپل اصلی ایجنډے طرف ته لا نه یو راغلی اوزما مقصد دا دې چې نن هم زه پرے باندې پوهیږم چې مونږه -----

جناب سپیکر: ټائم پوره شوې دې خو څوک وائی نه۔

جناب انور کمال خان: زه خبره اوکړم جی۔ چې نن هم زمونږه پخپلے ایجنډے باندې خبره نه شوکولے خو چې ستاسو کوم دا د کارروائی فهرست مونږه ته د سبا د پاره ملاؤ شوې دې-----

ایک آواز: موبائیل آواز دېجی۔

جناب سپیکر: یره یار واخلئ ترینه چې دچا سره وی ضبط ئے کړئ ترے-----

(شور)

جناب مختیار علی: اچھا۔ چا سره دي۔ چا سره۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب موبائیل ورکړه۔

(اس مرحلہ پر سارجنٹ ایٹ آرمز نے مولانا جہانگیر سے موبائیل ضبط کیا)

جناب سپیکر: گوره یو خبره، یوه خبره زه عرض کوم۔

جناب انور کمال خان: زه عرض کوم جی۔

جناب سپیکر: انور کمال خان لږ----

جناب انور کمال خان: زه خپل Point explain کړم-----

جناب سپیکر: نه، نه Explain کړه خو مخکښې ما خپل پوائنټ----

جناب انور کمال خان: زما مقصد دا دې-----

جناب سپیکر: زما معروضات واوره۔ زما عرض واوره۔ دا سې چل دې چې که تاسو وائے کنه دا معزز ایوان دې دې معزز ایوان په ذریعه باندې د دې Chair قدر دې۔ که د دې Chair نه کومه خبره اوشي او دهغې تاسو لحاظ نه کوے نو زما په خپل خیال بیا ماته په دې کرسئ باندې کیناستل ما دا د کرسئ توهین دې زما خوخیر دې خود کرسئ توهین نه دی کول پکار سبا له به پرے بل زما رور راځي۔ زه عرض دا کوم چې ما د موبائیل متعلق تاسو ته درخواست کړے وو او آئنده د پاره یعنی که دچا د موبائیل، د کوم معزز رکن د موبائیل آواز راغے په دې هاؤس کښې نو زه دا وایم چې هغه به بالکل ضبط وی او هغه به ناقابل واپسی وی۔ که تاسو را سره اتفاق کوئ نو ښه ده-----

جناب انور کمال خان: بالکل صاحبه مونږه د رسره اتفاق کوؤ۔

جناب سپیکر: که تاسو اتفاق نه کوئ نو زه به هاؤس نه Preside کوم۔

جناب عبدالاکبر خان: چې کوم کسان خبره نه منی د هغوې ممبرشپ د درے ورځو د پاره Suspend کړئ۔

جناب انور کمال خان: خیر دې جی دا نوئ نوئ ملیان دلته راغلی دی دادې دوئ واوری کنه۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! آج یہ واپس ہو جائے تو پھر اگلی دفعہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔ اچھا۔

جناب انور کمال خان: نو هغه جی چې تاسو د سبا د پاره کومه کارروائی فهرست مونږ ته راغلوپه هغې کښې په Standing Committees باندې چې کوم زمونږه پوائنټ نمبر1 وو د هغې هډو ذکر هم نشته بلکه تاسو په Contract Policy باندې چې کوم زمونږه په ایجنډه باندې دوئیم نمبرآئټم پروت وو هغه مو را اوغورځولو۔ نو مونږ خو په دې باندې پوهه شو چې دا نن هم پرے بحث نه شی کیدې او سبا له هم تاسو په ایجنډا باندې نه دې راوستے۔

جناب سپیکر: یو تجویز اوکړمه۔

جناب انور کمال خان: جی آؤ۔

جناب سپیکر: چې تاسو دا کوئسچن آور او دا نور، چې د کومے د پاره مو دغه کړے دې، که د دې د Suspension د پاره دغه اوکړے نو مونږ به نیغ په خپله ایجنډا باندې راشو۔ سبا له به دغه خپله ایجنډا او مطلب دا دې چې بیا به دا نوره کوؤ۔

جناب انور کمال خان: زمونږ سر تاسو سره اتفاق دې، تاسو مهربانی اوکړے چې سبا په دې خپله ایجنډا کښې لږ ترمیم راولئ۔ دContract policy په ځائے باندې دا اول، مرنږه خیر دې دا ضرور کولے شو ځکه چې دلته په دې هاؤس کښې کوم بزنس دې هغه هم زمونږه د معززو اراکینو بزنس دې دStanding Committees د دغه د پاره سبا مونږ ته کم ازکم یو ورځ راکړے مونږه چې پکښې هغه یو ورځ فری یو۔ خو چې Full day تاسو مونږ ته دDebate د پاره راکړئ نو کم ازکم ځمونږ دا ایجنډے دا یو آئټم به ختم شی۔

جناب سپیکر: اوس دا ایجنډا تقسیم شوه او بله ورځ به بیا هغه واخلو۔ اوس دا ایجنډا راغله۔ مطلب دا دې که تاسو، د معزز ایوان ممبران په دې باندې اتفاق کوئے چې مونږه دا Question Hour او دا ,Call Attention Notices

Adjourmment motion د اSuspend کوؤ او نیغ په نیغه په دې Item باندېراځو نو زما په خپل خیال سبا د پاره چې کومه Contract policy ورکړې ده په هغې باندې به Discussion اوشي۔

جناب انور کمال خان: دا خو جي مونږه د اولنے ورځے نه Decide کړے وه خو۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب که ستاسو۔

جناب انور کمال خان: یومنټ عبدالاکبرخان که مونږه دا ټول Time هم د Question Answer ته او دې Adjourmment motion ته ورکړو بیا مو مونږه دخپلے ایجنډے نه انحراف کوؤ۔

جناب سپیکر: فی الحال۔

جناب انور کمال خان: نو پکار دا ده جی اوس که تاسو سبا د پاره دا فیصله کړے وی چې په Contract policy باندې به بحث کوؤ۔ نو دا مهربانی اوکړے چې بیا سبا نه او بله ورځ هغه Item No 1 بیا واخلئ جی په Standing Committees باندې به مونږه بحث کوؤ۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔ بس تاسو صرف Rule Quote کړے۔جی عبدالاکبرخان۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدلاکبر خان: زما مقصد صرف دا وو څنګه چې تاسو اووئیل چې ایجنډا Already Submit شوې ده۔ Any how هغې کښې خو Amendments کیدې شی خو بیا دا بل Suggestion چې ستاسو کوم دې As far as the Questions, Hour is concerned نو مونږه هم دې سره اتفاق کوؤ چې دا دوئمه ورځ شوه او زمونږه چې کومه Main ایجنډا د ریکوزیشن د پاره ورکړې ده هغه هم دغه شان پرته ده په هغې باندې Discussion نه کیږی او نور دغه باندې Time واغستې شی نو زه Rule 240 لاندې د Rule 31 suspension motion پیش کومه چې

Under rule 240, Rule 31 may be suspended and the questions, Hour should be deleted from tomorrow proceedings and on word i.e. Adjournment motion and Call Attention Notices.

جناب سپیکر: دا تجویز چې کوم According to the rules of procedure and conduct of business rules د عبدالاکبرخان د طرف نه راغے Is it the desire of the House that the Rule 31 should be suspended?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it the rule is suspended.

سید مظہر علی قاسم: جناب سپیکر! Excuse me sir یہ ووٹنگ آپ نے کی ہی نہیں اور ہم نے 'Yes' بھی نہیں کہا۔ سر! وقفہ سوالات کو آپ بے شک وہ کریں لیکن ہمارے جو Independent members ہیں یعنی جو Individual members ہیں ان کے کال اٹنشن نوٹسز ہوتے ہیں اور انکا -----

جناب سپیکر: وہ بعد میں لیں گے ان شاءاللہ جب ایجنڈے پر بحث ختم ہو جائے گی تو وہ ہوں گے۔

سید مظہر علی قاسم: سر! ایجنڈے پر بات ختم ہو گی تو آپ Session Adjourn کر دیں گے۔ پھر کب ہو گی؟

Mr. Speaker: Mr. Pir Muhammad Khan MPA, to please move his call Attention Notice No.41 (Absent, it lapses). Engineer Hamid Iqbal, MPA, to please move his Call Attention Notice No.416 in the House. Engineer Hamid Iqbal, MPA, please.

انجینئر حامد اقبال: شکریہ جناب سپیکر سر، جناب سپیکر! "میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی جانب مبذول کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے ضلع شانگلہ کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے وہ یہ کہ خوازخیلہ بشام روڈ انتہائی خستہ حال ہے جس کی وجہ سے ضلع شانگلہ کے عوام کو دوران سفر شدید ذہنی کوفت اور تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ صرف 90 کلو میٹر فاصلہ 4 گھنٹے سے زائد وقت میں طے ہو سکتا ہے لہذا اس اہم موضوع پر بحث کی اجازت دی جائے"۔ جناب سپیکر زه به لږ غوندې ----

جناب سپیکر: زما پخپل خيال خو، پوهه شو۔ ډیره سنجیده مسئله ده ټول ایوان، خو که جواب د دحکومت واوریدو نو۔

انجینئر حامد اقبال: نه ،جواب به دحکومت واوروخير دې خو كه يو پنځه منټه مو ماله راكړه نو ښه به وی۔جناب سپیکر صاحب دا روډ چې دې دا دستيټ په وخت كښې جوړ شوې وو او هغه وخت كښې زمونږه پلار او نيكه پخپله كشئ او بيل

چې باندې جوړ کړے دې او بیا دهغې نه پس په 1974ء کښې د دې Black topping شوې دېاو د1974ءنه واخله تر 2003ء پورے په دې باندې د یو روپۍ کارنه دې شوې او دا یو انتهائی اهم روډ دې۔ لکه څنګه چې مونږه هغه بله ورځ خبره کوله چې مونږه د پنجاب نه تیریږو او هر ځائے کښې زمونږه استحقاق مجروح کیږی نو دا یو واحد ذریعه ده چې مونږه پړے د هزاره سره Linkکیدې شو Throughخپل خاورے باندې۔دوئیم دا یو Transit routدې۔ یو انتهائی اهم دغه دې۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بیا به،بیا به پریویلج مطلب دادې Breach of Privilegeبه نه کیږی۔

<u>انجنیئر حامد اقبال:</u> بس جی دوئ به بیا د دې ځائے نه Directځی۔

<u>جناب سپیکر:</u> قاضی اسد صاحب به بیا یعنی مطلب دادې په شانګله باندې ځی راځی۔

<u>انجنیئر حامد اقبال:</u> شانګله باندې به ځی۔نو دا پکښې یو اهم پوائنټ دې۔ما صرف دا ریکویسټ کوؤ چې دا تقریباً تیر شوې شپږوکالو نه مونږه دا اورؤ چې دا په MRDPکښېIncludedدې۔MRDP په دې باندې لګیا دې فیزیبیلټی تیاروی MRDPد دېTransitکوی خو د دې Procedureچې کوم دې هغه انتهائی Lengthyدې او په دې شپږوکالو کښې مونږه تر اوسه پورے دهغوې د طرفه هیڅ قسمه Progressاونه لیدو۔مونږه صرف تاسو ته دا ریکویسټ کوؤ چې مطلب دادې د دې اهمیت دومره زیات دې چې هر یو Importantسړے چې هلته کښې هغه علاقے ته ځی نو هغه دهغې افتتاح کوی او هلته کښې چې تاسو لاړ شئ نو آته بورډونه لګیدلی دی۔په هغې کښې زمونږه دې ګورنمنټ هم افتتاح کړې ده۔ ګورنر صاحب هم پکښې افتتاح کړې ده۔نوازشریف صاحب هم پکښې کړې ده۔ ماته افسوس په دې خبره باندې راځی چې آخر زمونږ د دې قوم ګناه څه ده۔دهغې داهمیت هم ورته اندازه شته او دهغې علاقے دافادیت هم ورته پته شته خو د دې نه باوجود چې هر سړے ځی هلته کښې صرف ګټه لګوی او دهغې نه پس هغه هیر کړی او راشی دلته کښې په کلدره کښېنی۔زه صرف دا ریکویسټ کوم چې دوئ دې ماته یقین دهانی راکړی چې په دې باندې به کار شروع شی،دې

باندې Already tender documents تيار دی۔ هغه ئے دغه کړی هم دی خو صرف دادې چې دا د MRDP چې کوم دغه دې، هغوئ چې دخپل طرف نه کول لارے کھلاؤ کړے دی یا هغوې چې کوم خپل دغه کول غواړی دهغې دوجے نه دغه دې۔ زه صرف تاسو ته دا ريکويسټ کوم چې دوی د مونږ ته يقين دهانی راکړی چې په دې باندې به زر تر زره کار شروع شی او Incase که مونږه Satisfy نه شو نو دا دغه دې کميټئ ته ورکړی چې هغوې سره زمونږه په Detail باندې Discussion اوشی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپيکر! انجينئر حامد اقبال صاحب چې کوم سړک په باره کښې خبره اوکړه زه دده په دې احساساتو کښې باقاعده شريک يم او حقيقت دادې چې د سړ کونو دوجے به زمونږه تورازم ته ډير زيات نقصان اورسيدو۔ او څنګه چې دوئ اووئيل چې دا يو داسې روډ دې چې په تير اووه آتو کالو کښې مختلف حکمرانانو ددې افتتاح کانے کړی دی او په هغې کښې شپږ اووه کاله هم دغسې تير شول۔ خوزه دا اميد ساتم چې بل ځل به بغير دافتتاح نه دا روډ مکمل کيږی۔ ماهغه ورځ FHA والا هم راغوښتی وو او هغوې ته مے ټارګټ ورکړے دې چې په دې دومره موده کښې زه د مردان نه واخله تر درګئ پورے دا روډ ستاسو نه روغ او جوړ غواړم۔ او دغه شان بره MRDP والا ته هم دا وئيلی دی چې زه هم په دې سيشن کښې په دې کارنتيجه خيز جوړول غواړم او بيا مے ورته صفا خبره کړې ده که تاسو چرته دا کار نه شئ کولے نو بيا به مونږ ځان د پاره متبادل لارے لټوؤ۔ نو ما دې د پاره يو ټائم ټيبل، شيډول هم مے ترے اغستې دې او دهغې مطابق زما اميد دې ان شاءالله مونږه به دا خپل کار سرته اورسولے شو۔ شکريه۔

انجنیئر حامد اقبال: مهربانی جی۔

Mr. Speaker: Mr. Jamshid Khan,MPA to please move his Call Attention Notice No.418, in the House.

جناب جمشید خان: بسم الله الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ "میں آپ کے توسط سے ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے اکثر سڑکیں

اور شاہراہیں خراب ہو چکی ہیں جنکی بنیادی وجہ نالیوں کی بندش ہے۔نالی بند ہونے کی وجہ سے سیلابی پانی سڑک پر بہنا شروع ہو جاتا ہے اکثر جگہوں پر تجاوزات کی وجہ سے بھی نالیاں بند پڑی ہیں، لہذا حکومت اس مسئلے کا سنجیدگی سے نوٹس لے اور سی اینڈ ڈبلیو کے اہلکاروں کو نالیوں کو صاف کرنے کے احکامات صادر فرمائے"۔جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وخت ډیر لږ دې او زما په خیال پوه شو۔

جناب جمشید خان: یو دوه منټه موقع راله راکړئ جی۔زه ډیر دردمندانه اپیل کوم چې ډیر، زما په حلقه کښې د سره هغه Rehabilitationهم نشته او دResurfacingهم څه انتظام نشته۔دا سړکونه د تیر حکومتونو په وخت کښې جوړ شوی دی او هغې کښې تجاوزات هم دی او نالئ هم بند دی۔نو اوس که ددې د Resurfacingانتظام هم نه وی او نالئ هم بندوی او نوے سکیم هم نه وی نو زما په خیال زما د دې خپلے حلقے ته تلل به ډیر ګران وی۔زه دا اپیل کوم چې په دې باندې غوراوکړی او دا نالئ خو کم از کم صفا کړی او دا کوم ګینګونه چې وو د هغې د پاره هغه کوم کس چې ترے مړ شی یا ریټائر شی بیا په هغې باندې هغه هغستے هم نشی، دویم کس په کنټریکټ باندې زه اپیل کوم چې کنټریکټ خو پکښې کم از کم واخلئ چې ځلور ځلور پنځه پنځه کسان په لس پنځلس کلومیټرو پسے وی نو دا نالئ به هم صفا کیږی او سړکونه به هم زمونږه بچ وی۔چې نور انتظام ئے هم نشته نو کم از کم دا خو راته اوکړئ۔ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، سرج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر! مسئله د بونیر او ډیره اهمه ده او د بونیر په علاقه چې کله باران اوشی نو داد ډیرو دعاګانو په نتیجه کښې کیږی دامے درخواست دې چې بیا چرے هم تاسو دعا کوئ نو دخیر دباران خبره ورسره کوی۔ددخدائے احسان دې چې په تیر موسم کښې دباران په مونږ باندې مسلسل کیږی او دهغې دوجے نه ډیرے اوچے علاقے او ډیرے شاړے علاقے اللہ آبادې کړے۔سړکونه او نالئ پاکول اوجوړول دا یقیناً دحکومت ذمه داری ده او زه به محترم رکن ته درخواست کوم چې چرته Specificیو خاص ځائے وی

نو هغه دې مونږه ته په ګوته کړی ان شاءالله سی اینډ ډبلیو ته به اووایو چې دهغې مرمت اوکړی،دهغې تعمیر اوکړی،او هغې بندوبست اوکړی۔باقی هسې خو ټوله صوبه کښې چې بارانونه اوشی نو سړکونه ترے متاثره کیږی بهرحال سی اینډ ډبلیو ته به وایو چې دجمشید صاحب په حلقه کښې کوم خاص ځائے که داسې وی چې په هغې باندې ترجیحی بنیاد ونو باندې خپل کار اوکړی۔

جناب جمشید خان: هغه Specificخو داسې دی چې امبیلا آمازی روډ دې او امبیله طوطالئ روډ دې۔داد سی اینډ ډبلیو Mainروډونه دی او دا ټول خراب دی۔

ڈاکٹر محمد سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: Item No…..

ڈاکٹر محمد سلیم: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: دا توجہ دلاؤنوٹس دېخو مونږه قیامت ته انتظار نه شو کولے۔

جناب سپیکر: سه؟ خه

ڈاکٹر محمد سلیم: قیامت ته نتظار نه شو کولے۔

جناب سپیکر: اود ریږه،اود ریږه ټائم درکوم۔ټائم درکوم کنه۔

ڈکٹر محمد سلیم: دوه منټه ټائم جی۔آته ممبران یوا و دوه منټه موحق کیږی۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ (ترمیمی) بل مجریہ 2003 کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: بس کوم ټائم۔ Item No.8. The honourable Minister for Irrigation, N.W.F.P., to please introduce before the House the North West Frontier Province Hydle Development Fund (Amendment, Bill, 2003). Honourable Minister for Irrigation, NWFP, please.

جناب اختر علی (وزیر آبپاشی): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر! شمال مغربی سرحدی صوبہ ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ آرڈیننس مجریہ 2001 شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر 26 مجریہ 2001 کی شق نمبر 4 میں ذیلی شق نمبر 1 میں دفعہ اول میں لفظ "گورنر" کی بجائے الفاظ وزیر اعلیٰ ثبت کئے جائیں۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Jee, Dr. Saleem sahib.

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! دا یو ډیره اهمه مسئله ده چې د کله نه دا اسمبلی راغلے ده نو دغه دتمباکو ذکر به مونږه کوؤ اوننں سباد Law and order ډیره غټه مسئله صوابئ کښې پیدا شوې ده۔انجمن کاشتکاران یو لس پنځلس نوجوانان راپاسیدلی دی۔انتظامیه نه وایم،اے ایس پی او دهغوې او د بورډ په مینځ کښې یو میټنګ شوې دې چې دا سرپلس تمباکو به په دې طریقه خرڅیږی چې دغه نوجوانان،دغه هلکان به چې دهغوې آئینی هیڅ حیثیت نشته دې،دهغوې انجمن چې دې دا رجسټرډ شوې هم نه دې۔ دغه کسان به چټونه تقسیموی او په دغه چټونو به تمباکو اغستې کیږی سرپلس دهغوې مخالفت کښې کوم چې چاسره Agreement holders دی،ګوره مونږ ایم پی ایز،ایم این ایز،سینټرز،ناظمان،ډسټرکټ ناظم،ډی سی او دا ټول ترینه یو سائیډ ته شوی دی او که تاسو دا اوکتو نو په دې باندې صرف د اے ایس پی صاحب دستخط دې۔دبورډ سیکرټری صاحب دستخط دې او دهغه انجمن کاشکاران یو نام نهاد صدر دې دهغه دستخط دې۔نو د دې نه د Law and order مسئله جوړیږی۔

جناب سپیکر: ډاکټر سلیم صاحب زما په خپل خیال۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد سلیم: ګورنر صاحب هغه ورځ یو نوټیفکیشن کړے دې چې دایجنټ په Through باندې به تمباکو نه اخلئ۔ډائریکټ د کمپنئ د Grower نه تمباکو اخلی مونږ دغه خبرې سره اتفاق کوؤ۔دغه کمپنو والا به پخوا هم تلل ګوداموته به ئے چیک کول۔کوم ګودام کښې به چې مال پروت وو نو وئیل به ئے چې یره T.P-3 ئے ورله کټ کړه دومره مال به ترے اخلو۔دغه خلق د راځی۔کسان کونسلران دې شی ورسره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خپل خیال دا آئټم په ایجنډا باندې Already پروت دې۔ډیر کال اټنشن نوټسز پاتے دی۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نه جی۔ گوره جی مونږه روان یو اوس خپلے حلقے ته۔

جناب مختیار علی: هغه آئټم په ایجنډا پروت دې۔هغه خودې، هغه به کوؤ په هغې باندې خبره خو چې دا اوس چې ډاکټر صاحب کومه خبره کوی نو اوس د فوری نوعیت مسئله څکه ده۔که تاسو ته یاد وی جی نو تاسو-----

جناب سپیکر: ستاسو مطلب دا دې چې د گورنر په نوټیفکیشن دې عمل اوشی؟

جناب مختیار علی: جی؟

جناب سپیکر: د گورنر په نوټیفکیشن-----

ڈاکٹر محمد سلیم: ایجنډا ن د د مینځ نه اوځی۔

جناب سپیکر: یو کس، مختیار علی خان وایه۔

جناب مختیار علی: زه دا وایم که تاسو ته یاداشت کښې راځی نو تاسو یو خبره کړے وه۔تاسو داوئیلی وو چې دا اسمبلی شاید دې ځل له د تمباکو دیوسی۔نو اسمبلی خو ئے یو نه ړله خو مونږه او تمباکوئے تقریباً یوړو۔څکه خو زه دا یو خبره کوم چې ټیکس هم لیگیدلے دې،په هغې خبره کوؤ جی روستو خو دا وس چې ډاکټر صاحب کوم خبره اوکړه دا څکه اهمه ده چې مونږه ایم پی اے گان یو د حلقے ممبران یو او د زمیندارو حال که تاسو اولیدو نن سبا نو هغه دومره د ذلالت ژوند دې جی چې زه داوایم چې دا کیدې شی ایم ایم اے دې حکومت دې زمیندارو غریبو ته یو تحفه ورکړله چې هغوې نن کوم در په در گرځی۔تمباکو هم خرڅیږی داسې حالات دی نو ډاکټر صاحب چې کوم خبره اوکړله دا کمپنئ خاص کر په خصوصیت سره لیکسن کمپنی چې کوم څه شئے کوی کنه جی د هغوې هغه Monopolyختمولو د پاره مونږه دا وایو دا مسټر صاحب هم دلته کښې ناست دې،دزراعتو منسټر صاحب۔ده زما په خیال ترنن پورے دتمباکو په باره کښې یو خبره هم نه ده کړے اونه ترے دې خبر دې نو زه داوایم چې دا ډیره اهمه خبره ده۔مونږه هم ممبران یو،خدائے گواه دې چې په حلقه کښې غم ښادی نه شو کولے ،داگورے خدائے گواه دې۔یو پانړه تمباکو مونږ چاله خرڅ کړی نه دی او

خبره داده چې ممبران، مخکښې زمونږ ایم این اے صاحب هم راغلے وو هغوې دا وعدې کړے وے د خلقو سره۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دې دټولو جذبات دی۔بونیر والا به هم وائی او مردان والا به هم وائی او صوابئ والا به هم وائی۔د حکومت مؤقف آورو په دې باندې چې دوئ څه کولے شی په دیکښې۔جی ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی(وزیرزراعت): تمباکو د صوبه سرحد واحد نقد آور فصل د ہسخ کال چې څنګه زما فاضل رکن خبره اوکړه او د یوے کمپنۍ نوم ئے واغستو۔ صحیح خبره دا ده چې د زمیندارو سره انتهائی ظلم کیږی۔ پاکستان ټوبیکوبورډ د دې د پاره۔۔۔

جناب سپیکر: مخه به ئے څوک نیسی ؟

وزیر زراعت: د منسټری آف کامرس لاندې پاکستان ټوبیکو بورډ جوړ دې Monitoring , its their duty او Quality improvement او د هغې Rates او د هغې پوره انتظام کول د هغوې ذمه داری ده۔ دا خبره ثابته شوې هم ده او دا خبره دلته په ریکارډ ده د هغوې د Letters نه چې هغوې به د کمپنو سره، دا کوټه به کمپنئی اخلی۔ سخ کال 54 million تمباکو شوی دی۔2 million تمباکو ګلئی وهلی دی او 51 million kg کښې هغوې صرف کمپنو ته چې کوم ورکړی دی هغه Only 37.182 kg هغې کمپنو کوټه اغستې ده۔ په هغې وړو کمپنو پرچیز هم نه دې شروع کړے ۔ غټو کمپنو هلته چې څنګه دوئی اووئیل متعلقه علاقو کښې ممبرانو ته هیڅ قسم Response نه دې ورکړے او زمیندارو ته انتهائی تکلیف دې د هغې نه۔ اوس چې کوم فیصله شوې ده، ګورنر صاحب چې کوم میټنګ راغوښتې وو هغوې کمپنو ته، وړو کمپنو ته هم 2 million ته LTC ته 7 million اوPTC ته 4 million کوټه Allot کړه۔ د هغې د پاره

Rates هم مقرر دی چې هغوې به 46،45 روپئ Per kg نه به هغوې Average نه غورځوی او د دې د پاره داسې سسټم پکار دې چې زمیندارو ته فائده هم اورسی او هغوې دا Rates هم ورکړی او د زمیندارو دا ټول مال اوچت کړی۔ دې د پاره ټوبیکو بورډ چې کومه فیصله کړې ده نو هغه دا ده چې دوئی به 25th

September پورے ټول مال اوچتوی او د Thirty days نه به زیات د Payment date نه ورکوی۔ مونږه هم دا خبره کوؤ چې دا 22 ارب روپئی تقریباً مرکز ته د دې نه ملاویږی، ټوبیکو بورډ ته هم ملاؤیږی د دې نه Seven Crore روپئی او په دې باندې د صوبے د ټولو دکاندارانو، زمیندارو، ډاکټرانو، مزدورانو انحصار دې او تمباکو لکه څنګه چې هلته Rice export corporations دی، Cotton export corporations دی نو دلته د ټوبیکو د پاره بهتر مارکیټ پیدا کول، دلته Tobacco encourage کول او دلته زمیندارو ته ټوبیکو د خوارئی او د مزدورئی پیسے ملاویدل، دا ډیره ضروری خبره ده۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: زما رور منسټر صاحب ته دا یو خبره کوم جی چې دلته زمونږه دا ده چې دا به د چا په ذریعه باندې خرڅیږی؟ دا لږ خوندې واضحه کول پکار دی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: سر! میں بھی Tobacco growing area سے ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا تعلق؟

قائد حزب اختلاف: جی ہاں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

Shehzada Muhammad Gustasap Khan (Opposition Leader): My area is mostly tobacco growing.

جناب انور کمال خان: هیڅ هم نشته ورسره۔

جناب سپیکر: امیر رحمان صاحب لږ کښېنئی۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہ بڑی اچھی پیش رفت ہوئی ہے جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ کوٹہ مقرر ہو چکا ہے کچھ اقدامات انہوں نے کئے ہیں لیکن اب بات یہ ہے کہ جس طرح کہہ رہے ہیں کہ ہم اس سے مبرا ہیں نہیں پراونشل گورنمنٹ مبرا نہیں ہے پراونشل گورنمنٹ کے کاشتکار ہیں، زمینیں ہیں، جائیداد یں ہیں جہاں پر ٹوبیکو Grow کرتا ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بھی ان کے توسط سے کوئی بات چیت ہوسکتی ہے، یا پاکستان ٹوبیکو بورڈ کے ساتھ بات ہوسکتی ہے It is under the check of the

اب بات یہ ہے کہ کچھ لوگ جن کی چھٹی وہاں پر کام کرتی ہے۔provincial government also کاشکار جو ہیں وہ تمباکو کاشت کرتے ہیں اور جنہیں کوئی Favour کرتا ہے، جنہیں کوئی چٹ عطا کرتا ہے یا جن کی کوئی Recommendation کرتا ہے، ان کا ٹوبیکو خرید اجاتا ہے اور جن کی کوئی سفارش نہیں ہوتی اور غریب کاشتکار ہیں، ان کا ٹوبیکو خریدا نہیں جاتا۔ اس بات کا کمپنیز کو پابند کیا جائے اور یہ سفارش والا سسٹم، چٹ والا سسٹم وہاں سے غائب کیا جائے، ہٹا یا جائے۔ کمپنی جائے، خود ہر کاشتکار سے خرید°۔ یا تو ساتھ صوبائی اسمبلی کے ممبران اس ایریا کے جو ہیں انہیں Involve کیا جائے تا کہ کمپنی بھی کوئی بے قاعدگی نہ کر سکے اور یہ جو لوگ چٹ سسٹم کو Follow کرتے ہیں اور غریب کاشتکار کو Ignore کرتے ہیں، وہ اسے Ignore نہ کر سکیں۔ .Thank you۔

جناب عبدالماجد خان: جناب! Burning question دا دې۔ تاسو جی په دې دغه باندې -----

جناب سپیکر: ماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد خان: عرض کومه جی چې نن هغه انجمن کاشتکاران چې هغه Un registered دی، د هغې لسمه اتمه ورځ ده چې هغه پیدا شوې دی۔ دلته مونږ گورنر صاحب سره ملاقات کړے وو د دوئی په وساطت باندې، هغه یو بله خبره کړې ده۔ صرف دریو کسانو په صوابئی ضلع کبنې فیصله کړې ده آو هغه نوی دغه چې کوم دی هغوې ته ئی دغه اختیار ورکړے دې۔ نو خلق بیا دربدر دی۔ نه په هغې کبنې د کلی ناظم شته، نه په هغې کبنې د لوکل ناظم دې، نه په هغې کبنې ممبر، نه صوبائی نه قومی، نه هیڅ هم نه۔ نه د ضلعے ناظم۔ صرف یو څو کسانو ته دا دغه ملاؤ دې، چې د دوئی په دغه باندې به دا شے خرڅیږی۔ خبره جناب عالی دا ده۔ مونږ دا نه وائیو۔ هغه خبره چې لوستې شویده چې دا به اخلی سرپلس۔ خو خبره پکبنې اصلی دا ده۔ مونږ د دې سدباب کوؤ۔

جناب امیر رحمان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: امیر رحمان صاحب۔

جناب امیر رحمان: مونږ د منسټر صاحب د جواب نه بالکل مطمئن نه یو۔ ځکه چې دا ډیر سنګینه مسئله مونږ ته راپیښه ده۔ چې زه کله خپله ممبر نه ووم،

(تالیاں، قہقہے)

زه چې کله خپله ممبر نه ووم نو د څلور شپږ سوه بنډلے تمباکو دا به ما خرڅولے شو۔ چې کله نه ممبر شوې ئیمه نو حرام شه که یو کلو تمباکو ما خرڅ کړے وی۔ مونږ بالکل د ده د خبرې سره اتفاق نشته۔ مونږ به خلقو له څه جواب ورکوؤ۔ سرپلس تمباکو پراته دی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پریږده چې دا آئټم خو د ایجنډے نه ختم شی کنه عبدالاکبر خان صاحب، دا صحیح ده۔

جناب امیر رحمان: دا خبره یواځے د صوابئی نه ده۔ د بونیر هم ده د چارسدې هم ده، د مانیرے هم ده، د مردان هم ده د هر ځائے ده آو بالکل که په دې باندې هیڅ قسم څه ایکشن نه شی اغستې۔ او دا د صوبائی اسمبلی ممبران دغه شان نظر انداز کیږی نو مونږه، بنه خبره د دې نه دا ده چې مونږ واک آؤټ کوؤ او د دې اسمبلی مخے ته به چې دې مونږ د سبا نه که خیر وی هړتال کوؤ۔

(اس مرحلہ پر جناب مختیار علی خان نے امیر رحمان کو واپس سیٹ پر بٹھایا)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب حبیب الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور میں نے، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: زما په خیال که تاسو دا یو یو نه دغه کوئی نو بیا Adjourned کوم زه دغه۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے ایڈ جرنمنٹ موشن جمع کی تھی۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب حبیب الرحمان: زه جی دا خبره راپورته کوم، خرابوئی دا خبره۔

جناب سپیکر: او۔

جناب عبدالاکبر خان: کل آپ نے اس کو ایجنڈے پر رکھا تھا۔

(قطع کلامی)

جناب شاد محمد خان: یو منټ ، پوائنټ آف آرډر سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: لیکن آپ نے کہا تھا۔

جناب سپیکر: لږ تا سو کښېنئی جمشید خان۔

جناب شاد محمد خان: سپیکر صاحب! ډیره ضروری خبره ده۔

جناب جمشید خان: زما ضروری خبره ده یار۔

جناب شاد محمد خان: ته لږ غلے شه وار کوه کنه۔

جناب سپیکر: شاد محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: زه دا وائیم سر۔چې د معزز ممبر سیټ دې بدل شی، دا ممبره ده، دا مونږ سره څه کوی چې ناست ده۔

(قہقہے)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: کل آپ نے میرا ایڈجرنمنٹ موشن کو لیا تھا لیکن آپ نے کہا تھا کہ اس کو Club کرتے ہیں۔ میں نے بھی کہا کہ جب General discussion ہو گی، اس لئے اس پر اکتفا کریں گے۔ جناب سپیکر بات یہ ہے کہ ٹوبیکو ایسی فصل ہے کہ اگر یہ سرپلس ہو، تو زمیندار کے پاس اس کو Utilize کرنے یا اس کو استعمال کرنے کے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، اگر شوگر کین یا اور کوئی Crop آپ کی زیادہ ہو جائے تو آپ اس کو سٹور بھی کر سکتے ہیں، آپ اس کو کسی اور جگہ پر بھی بھیج سکتے ہیں۔ اس لئے تکلیف ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب اس پر General discussion ہو گی۔ اس میں ہم ممبران صاحبان تجاویز بھی لے آئیں گے تاکہ حکومت کو بھی آسانی ہو اور ان سے کہتے ہیں کہ وہ ایگریکلچر منسٹر صاحب کو چھوڑیں کہ وہ ہمیں جواب دیدیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The sitting is adjourned till 09:30 am of tomorrow morning exactly 09:30 tomorrow morning.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 02 ستمبر 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)